ماہنامہ
لاہور
نعت
مولانا ثناء اللہ امرتسری کے
ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر
میں شائع ہونے والی حمد و نعت کا انتخاب نمبر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باقاعدہ اشاعت کا 23واں سال

راجا غلام محمدؒ (صدر ادارہ ابطالِ باطل) کی یاد میں جاری جریدہ

ماہنامہ

نعت

لاہور

جلد 23 فروری 2010 شمارہ 2

حدیثِ حمد و نعت

ایڈیٹر: راجا رشید محمود 0313-6692530

ڈپٹی ایڈیٹرز: ڈاکٹر شہناز کوثر - اظہر محمود (0321-9409900)

مینیجر: راجا اختر محمود (0321-9409200)

پبلشر: راجا رشید محمود صدر ایوان نعت رجسٹرڈ

پرنٹر: حاجی محمد نعیم کھوکھر، جیم پرنٹرز، لاہور

کمپوزنگ/ڈیزائننگ: مدنی گرافکس فون 7230071 0321-9409200 0321-9409900

بائنڈر: خلیفہ عبدالمجید بک بائنڈنگ ہاؤس، 38 اردو بازار لاہور

قیمت:
15 روپے (عام شمارہ)
60 روپے (خصوصی شمارہ)
200 روپے (زرِ سالانہ)
عرب ممالک کے لیے 100 ریال

فون: 7463684

اظہر منزل، چوک گلی نمبر 5/10، نیو شالامار کالونی ملتان روڈ لاہور (پاکستان)

54500 :پوسٹ کوڈ e.mail: madnigraphics@hotmail.com

حرف مدیر:

حضور سرورِ کائنات فخرِ موجودات علیہ السّلام والصّلوٰۃ کا فرمانِ واجبُ الاذعان ہے:

لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ.

یعنی محبتِ محبوبِ خدا علیہ التحیۃ والثناء ایمان کی بنیاد ہے۔ اور میری سوچی سمجھی رائے ہے کہ مختلف مسالک کو ماننے والے افراد یعنی ساری اُمّتِ حضور (ﷺ) اگر کسی نکتے پر اکھٹی ہو سکتی ہے تو وہ صرف اور صرف محبتِ رسولِ کریم (ﷺ) کا نکتہ ہے۔ اسی لیے میں نعت کو اختلاف کے لیے استعمال نہیں کرنے دیتا، اور نعت کے حوالے سے کسی بھی پہلو سے کوئی کام کرنے والا ہر مومن میرے لیے لائقِ تکریم ہے۔

محکمہ اوقاف پنجاب نے ''سیّد ہجویرؒ نعت کونسل'' بنائی، مجھے اس کا چیئرمین مقرر کیا تو ۱۰ دسمبر ۲۰۰۱ کو جامع مسجد دربار داتا گنج بخشؒ میں افتتاحی اجلاس کی صورت میں جو مشاعرہ ہوا، میں نے اس میں سید محمد رضا زیدی (اہلِ تشیّع) سے بھی نعت پڑھوائی۔ ۷۔ اکتوبر ۲۰۰۲ کو داتا دربار کے اگزیکٹو بلاک میں ہونے والے مشاعرے کے ایک مہمان ناصر زیدی (اسلام آباد۔ اہلِ تشیّع) تھے۔ ۴ نومبر ۲۰۰۲ کو اگزیکٹو بلاک، داتا دربار میں ہونے والے مشاعرے کی صدارت علیم ناصری (نامور اہلِ حدیث شاعر و ادیب) نے کی، ان کے صاحبزادے خالد علیم مہمانِ خصوصی تھے۔

''سیّد ہجویرؒ نعت کونسل'' کے زیرِ اہتمام ہونے والے ماہانہ طرحی حمدیہ و نعتیہ مشاعروں میں، مرحوم اہلِ حدیث شعراءِ محترم میں سے راز کاشمیری، پروفیسر خالد بزمی، علیم ناصری اور راسخ عرفانی کے نعتیہ مصرعوں پر، اور بہت سے دیوبندی اور بریلوی شعرا کے علاوہ اہلِ تشیّع میں سے رئیس امروہوی، سجاد رضوی، شیر افضل جعفری اور قمر جلالوی کے مصرعوں پر مشاعرے ہوئے۔

چنانچہ محترم شاہد حنیف نے ہفتہ روزہ ''اہلِ حدیث'' امرتسر میں شائع شدہ حمدوں اور نعتوں کا ذکر کیا تو میری خوشی کی انتہا نہ رہی۔ اس سے پہلے پروفیسر اقبال جاوید کے ماہنامہ ''صوفی'' پنڈی بہاء الدین میں چھاپی گئی نعتوں کے انتخاب کو میں نے مارچ ۱۹۹۹ میں ''نعتیہ تبرکات'' کے نام سے ماہنامہ ''نعت'' کے نمبر کی صورت دی تھی۔ زیرِ نظر کاوش کا عنوان ''حدیثِ حمد و نعت'' راقم کا تجویز کردہ ہے جس پر فاضل مرتّب نے صاد کیا۔

قارئینِ کرام ملاحظہ فرمائیں گے کہ عام طور پر نظرِ انتخاب کی حمدیہ اور نعتیہ منظومات میں احتیاط کا دامن ہاتھ سے نہیں چھٹا، لیکن ایک آدھ جگہ ایسا مضمون بھی میں نے رہنے دیا ہے جسے میں نعت میں جائز نہیں سمجھتا مثلاً ''ربِّ کریم کا فدائے محمد (ﷺ) ہونا۔ میں نے ایک آدھ جگہ ایسی غلطی کو اس لیے حذف کرنے سے گریز کیا ہے کہ اسے مولانا ثناء اللہ امرتسری جیسے اہلِ حدیث عالم نے شائع کیا۔

(ر۔ر۔م)

حدیثِ حمد و نعت

(ہفت روزہ ''اہلِ حدیث''، امرتسر میں شائع شدہ منظوماتِ حمد و نعت)

ترتیب و تدوین:

ارشاد الرحمٰن

(شعبۂ ادبیات، اقبال اکادمی پاکستان، ایوانِ اقبال، لاہور)

یکتائے دو جہاں تو واحد ہے ذات تیری
ہے اک دلیلِ روشن یا رب! کلام تیرا

نجیب اللہ نشتر

راز و نیازِ قربت ایسے ملے ہیں کس کو
معراج کر کے حاصل خالق سے آئے مل کے

محمد یعقوب برق بیاپوری

فہرست

عنوان / شاعر	مضمون / مصرع	صفحہ
حرفِ مدیر	راجا رشید محمود	صفحہ ۲
مولانا ثناء اللہ امرتسری اور ان کا مجلّہ	ارشاد الرحمٰن	صفحہ ۹، ۱۰

حمدِ ربِّ جلیل (جلّ شانہٗ)

شاعر	مصرع	صفحہ
محمد شریف فخرؔ	عالمِ تحت ترا، عالمِ بالا تیرا	۱۱، ۱۲
محمد سلیم اسلمؔ داناپوری	آسرا بندۂ ناچیز کو مولا تیرا	۱۳، ۱۴
محمد یعقوب برقؔ بیاپوری	یا خدا! وصف کرے کیا کوئی بندہ تیرا	۱۵، ۱۶
محمد نجیب اللہ نشترؔ	سب کی زباں پہ یا رب! ہر دم ہے نام تیرا	۱۷، ۱۸
روح الحسن شہرتؔ	سمجھا ہے کون اب تک، جو ہے کمال تیرا	۱۸
محمد یعقوب برقؔ	سارے جہاں پہ مولا، ہے فیض عام تیرا	۱۹، ۲۰
ابوترابؔ عبدالعزیز	خدا ہمارے لیے، ہم رہیں خدا کے لیے	۱۶
ناظمؔ صدیقی	زبانِ کلک میں کر ایسی طاقت اے خدا، پیدا	۲۱، ۲۲
محمد یعقوب برقؔ	جس کو دیکھو خلق میں وہ عاشقِ شوریدہ ہے	۲۳
شمیمؔ دنیانگری	کیا شانِ ایزدی ہے، کیا شانِ کبریا ہے	۲۴
شوکتؔ دہلوی	کبریائی تجھے شایاں ہے، خودآرائی بھی	۲۵
محمد داؤدؔ	مرے اللہ! تیری شان خلقت سے نرالی ہے	۲۶
ثناؔ سندرپوری	تعریف اسی کو زیبا ہے جو دونوں جہاں کا مالک ہے	۲۷
محمد نجیب اللہ نشترؔ	اِدھر بھی تو، اُدھر بھی تو، زمانے میں تو ہی تو ہے	۲۸
عبدالرحیم بیخودؔ	اے مرے مولا، مرے مالک، مرے حاجت روا	۲۹، ۳۰
محمد داؤدؔ	خدا کی ذات ہے دونوں جہاں میں ذات لاثانی	۳۱، ۳۲
محمد سلیمانؔ	خالق ہے تو جہان کا، اور کارساز تو ہے	۳۳، ۳۴
محمد عیسیٰؔ رسول پوری	دونوں جہاں کے والی، پروردگار! سن لے (مناجات)	۳۵

نعت رحمتِ ہر عالم ﷺ

شاعر	مصرع	صفحہ
طالب رحمانی مبارکپوری	اے کہ تو صدرِ بزمِ عالم ہے	۳۰
ہارون الرشید ارشد	کلامِ حق ہے فرمانِ محمد ﷺ	۳۲
ہارون الرشید ارشدؔ	کروں تحریر کیا شانِ محمد ﷺ	۳۴
وجدانی	مُسلّم ہے زمانے میں صداقت، اے امیں ﷺ! تیری	۳۶
وجدانی	بہت برتر ہے شان، اے رحمۃ للعالمیں ﷺ! تیری	۳۷، ۳۸
محمد یعقوب برقؔ	ہر اک انسان پر احسان ہے محبوبِ داور ﷺ کا	۳۹، ۴۰
محمد شریف فخرؔ	کہ جس کا خود ثنا خواں مالکِ عرشِ معلّیٰ ہو	۴۱، ۴۲
محمد یعقوب برقؔ	معراج کر کے حاصل، خالق سے آئے مل کے	۴۳، ۴۴
محمد سلیم اسلمؔ	پیارے مرے محمد ﷺ! اے درد مند دل کے	۴۵، ۴۶
محمد شفیع نعیمؔ	عرب کی سرزمیں کو آشنائے حق کیا تو نے	۴۷
محمد یعقوب برقؔ	ہے کرم جن کا، ہماری جانِ مضطر کے لیے	۴۸
نادمؔ اجمیری	یہ بزرگی خاص تھی محبوبِ داور ﷺ کے لیے	۴۹
شاکرؔ صدیقی گیاوی	"بعد از خدا بزرگ توئی، قصہ مختصر"	۵۰، ۵۱
ضیاء اللہ عابدؔ	خلائق سے افضل ہمارا محمد ﷺ	۷۴
ضیاء اللہ عابدؔ	قرآن میں خالق ہے ثنا خوانِ محمد ﷺ	۵۲، ۵۳
ضیاء اللہ عابدؔ	یا رب! رہے سرسبز گلستانِ محمد ﷺ	۵۴
محمد یعقوب برقؔ	معراج میں خود عرش تھا ایوانِ محمد ﷺ	۵۵
محمد یعقوب برقؔ	رضائے خدا ہے رضائے محمد ﷺ	۵۶
محمد یعقوب برقؔ	جو پھیلی جہاں میں ضیائے محمد ﷺ	۵۷
ناظمؔ صدیقی	خود ربِّ جہاں جبکہ ہو شیدائے محمد ﷺ	۵۸
آثمؔ جائسی	ہے رہبر مرا نقشِ پائے محمد ﷺ	۵۹
محمد سلیم اسلمؔ	دل و جاں سے میں ہوں فدائے محمد ﷺ	۶۰
منشی محمد شریفؔ	دکھا یا رب! مجھے کوئے محمد ﷺ	۶۱

شاعر	مصرع	صفحہ
ایم آر نوآب دہلوی	مل جائے مجھے خاکِ کفِ پائے محمد ﷺ	۷۶
محمد شریف ساحرؔ	خدا ہی ہوا جب فدائے محمد ﷺ	۹۶
محمد رفیع محشرؔ	جہاں کے ذرے ذرے نے پڑھا کلمہ محمد ﷺ کا	۶۲
محمد نجیب اللہ نشترؔ	رہوں یا رب! جہاں میں حشر تک شیدا محمد ﷺ کا	۶۳، ۶۴
عبدالرحیم شائقؔ	سرِ عرشِ بریں جس دم ہوئی دعوت محمد ﷺ کی	۶۵، ۶۶
محمد داؤد عجزؔ	الٰہی! دے مجھے ہمت، کروں طاعت محمد ﷺ کی	۶۷
ناچیزؔ گلبرگوی	نبی ہے خاتمِ پیغمبراں خلقت محمد ﷺ کی	۶۸
سلیمان داؤد جی احقرؔ	کلام اللہ میں ہے عادت و سیرت محمد ﷺ کی	۶۹، ۷۰
منشی خواجہؔ میاں	قیامت تک نہ ہو گی کچھ ادا مدحت محمد ﷺ کی	۷۱، ۷۲
عبدالقیوم خادمؔ	ترے صدقے، ترے قربان رسولِ عربی ﷺ	۷۲
منشی محمد ایوبؔ	سارے اُمت کے نگہبان رسولِ عربی ﷺ	۷۳، ۷۴
عبدالرحیم شائقؔ	تحریر ہو کیا وصف نبیؐ کریم ﷺ کا	۶۴
نادمؔ اجمیری	فرض ہے اے مسلمو! طاعت رسول اللہ ﷺ کی	۷۵، ۷۶
خدا بخش صغیرؔ	سرسبز دیں ہوا ہے نظامِ رسول ﷺ سے	۷۷
روح الحسن شہرتؔ	بجا لا دل و جاں سے طاعت نبی ﷺ کی	۷۸
عبدالصمد اخترؔ	رضائے خدا ہے محبّت نبی ﷺ کی	۷۹
بہار احمد فہیمؔ	آئینۂ انوار ہیں سرکارِ مدینہ ﷺ	۸۰
عبدالرحیم شائقؔ	شق ہو گیا انگشتِ مبارک سے قمر بھی	۸۱، ۸۲
عبدالرحیم شائقؔ	یا شافعِ محشر! نگہِ لطف اِدھر بھی	۸۲
شاکرؔ صدیقی	تحیّہ بھیجیے، جب آپ ﷺ کی مدح و ثنا کہیے	۸۳
عبدالرحیم شائقؔ	بخشائیں گے خدا سے حبیبِ خدا ﷺ مجھے	۸۴
غلام احمد خاں	نذیر و ناظرِ حق، کاشفِ اَسرارِ یزدانی	۸۵
امان اللہ خاں ماہؔ	اے کہ ترے جمال سے مٹ گئی ظلمتِ جہاں	۸۶، ۸۷
محمد اسحاق ظامیؔ	مجھے وہ دل دے، نبی ﷺ پر نثار ہو جاؤں	۸۷

محمد وزیر خاں شرقؔ	نور سے دُنیا کو روشن کر دکھایا آپ ﷺ نے	۸۸،۸۹
ابوالحلیم محمد عبدالرحیم	حسنِ احمد ﷺ پہ فدا جان و جگر ہو جائے	۸۹
عاشقؔ	نہ بھٹکے راہ سے ہرگز، جو سُنّت دیکھ کر نکلے	۹۰
عبدالرحیم شائقؔ	مئے عشقِ محمد ﷺ کا لبالب جام لیتے ہیں	۹۱
مسیح الزماں مسیحؔ	خدا نے کیا نوازا تجھ کو احمد مجتبیٰ ﷺ کہہ کر	۹۲
شوکتؔ سلطان کریمی	قوّتِ باطل کو کس نے خس بہ دنداں کر دیا	۹۳
ابوایوب عبدالقیوم	رمرے پیشوا ہیں رسولِ خدا ﷺ	۹۴
محمد داؤد عجزؔ	لبِ کوثر پہ جب موجود محبوبِ خدا ﷺ ہوں گے	۹۵
احسان اللہ انورؔ	عام تاروں میں کہ جیسے ماہِ انور ایک ہے	۹۶
محمد عبدالرحمٰن وفاؔ	تذکرہ تیرا سرِ عرشِ بریں ہوتا رہا	۹۷
محمد اسحاق ظامیؔ	وہی سرورِ انبیاء ہو کے آیا	۹۸
محمد یعقوب برقؔ	اسمِ محمد اسم ہے برتر صلی اللہ علیہ وسلم	۹۹،۱۰۰
حکیم غلام نبی	......نعت......	۱۰۱
غلام رسول ہوشیار پوری	بشارتِ عیسیٰ	۱۰۲
محمد داؤد درازؔ	سلام اس پر، جو نورِ ہدایت بن کے آیا تھا	۱۰۳،۱۰۴
ابنِ ندیم وفاؔ	سلام اس پر، جس کی ہر ادا رہبر ہماری ہے	۱۰۵،۱۰۶
عبدالرشید انجمؔ	وہ دوری تھی کہ جو بس دو کماں یا اک کماں تک ہے	۱۰۶
محمد حسین خوشنودؔ امرتسری	نعتیہ نظم پنجابی	۱۰۷،۱۰۸
مدیرِ نعت (راجا رشید محمود) کی مطبوعات		۱۰۹-۱۱۱
ماہنامہ "نعت" کے ۲۲ سال پر اجمالی نظر		۱۱۲

☆☆☆☆☆

مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ اور اُن کا مجلّہ

ہفت روزہ اہلحدیث، مسلک اہلِ حدیث کا اولین ہفت روزہ رسالہ تھا جو کہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ امرتسریؒ نے ۱۳؍ نومبر کو انڈیا کے مشہور شہر امرتسر سے جاری کیا۔ مولانا نے اس کی اشاعت کے آغاز کے بارے میں لکھا: "مَیں نے دیکھا کہ اسلام کے سخت مخالف بلکہ سخت ترین مخالف عیسائی اور آریہ دو گروہ ہیں، انھی دنوں قریب ہی قادیانی تحریک پیدا ہو چکی تھی جس کا شہرہ ملک میں پھیل چکا تھا۔ مسلمانوں کی طرف اس کے دفاع کے مبلغ اور مناد مولانا ابوسعید محمد حسین بٹالوی مرحوم تھے۔"...... مزید لکھتے ہیں: "تصنیفِ کتب کا کام ناکافی ثابت ہوا تو اخبار اہلحدیث جاری کیا جو بفضلہٖ تعالیٰ آج تک جاری ہے۔" [بحوالہ مضمون: ضیاء اللہ کھوکھر، الاعتصام، ۱۴؍ نومبر ۲۰۰۳ء]

اُس وقت عیسائیوں کا ترجمان پندرہ روزہ نور افشاں مسلمانوں کے خلاف سخت لب ولہجہ اپنائے ہوئے تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ قادیان سے ہفت روزہ الحکم جاری ہوا جو مرزا قادیانی کی نبوت کا علَم بردار تھا۔ عقیدہ ختم نبوت سے کھیلنا اس کا دل پسند مشغلہ تھا۔ ان حالات میں مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ نے یہ مجلّہ جاری کیا۔ مولانا ہی اس کے ایڈیٹر، پبلشر اور پرنٹر تھے۔ یہ مجلّہ ابتدا میں صرف آٹھ صفحات پر مشتمل تھا۔ لیکن رفتہ رفتہ اشاعت اور مقبولیت میں اضافے کی بنا پر اس کی ضخامت میں اضافہ ہوتا رہا۔ چھ ماہ بعد ہی یہ بارہ صفحات پر شائع ہونے لگا۔ اس کے اغراض و مقاصد درج ذیل تھے۔

۱- دینِ اسلام اور سنتِ نبوی ﷺ کی حمایت کرنا اور اشاعت کرنا۔

۲- مسلمانوں کی عموماً اور اہلِ حدیث کی خصوصاً دینی اور دینوی خدمات کرنا۔

۳- گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔ [حوالہ: ایضاً]

یہ رسالہ پورے ہندوستان کے مذہبی، علمی اور سیاسی حلقوں میں پڑھا جاتا تھا۔ متحدہ

ہندوستان میں وہ مناظروں اور مباحثوں کا دور تھا۔ عیسائی، آریہ، سماجی، دیو سماجی، بریلوی، دیوبندی، شیعہ اور اہلِ حدیث کے درمیان بحث و مناظرے کا سلسلہ جاری رہتا تھا۔ مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ بہت بڑے مناظر تھے اور نہایت سنجیدگی سے ایک خاص انداز میں بحث میں حصہ لیتے تھے۔ آریہ مشن، عیسائی مشن، شیعہ مشن اور قادیانی مشن وغیرہ ان کے اخبار کے خاص موضوع تھے۔ ردِ قادیانیت کے حوالے سے اس پرچہ نے برصغیر کی تاریخ میں ایک سنگِ میل کا کردار ادا کیا۔ اس میں سیکڑوں کی تعداد میں قادیانیت کے خلاف مضامین شائع کیے، جنھوں نے اس بے بنیاد مذہب کی دھجیاں بکھیر کر رکھ دیں۔ اس کے علاوہ اس پرچہ عمومی دینی اور سیاسی مسائل کے حوالے سے بہت زیادہ مقالات و نگارشات کی اشاعت کے ساتھ ساتھ حمد و نعت کا ایک خاصا ذخیرہ شائع ہوا ہے۔ اور اُس ذخیرہ میں سے ایک انتخاب ماہنامہ نعت کے خصوصی شمارہ کی شکل میں شائع کیا جارہا ہے۔

اس انتخاب کی تلاش و تدوین کے سلسلے میں اللہ رب العزت کا بے حد احسان مند ہونے کے ساتھ ساتھ مَیں جناب ڈاکٹر حافظ حسن مدنی مدیر ماہنامہ محدث لاہور کا شکریہ ادا کرتا ہوں، جن کی خصوصی کاوش سے اُن کے ادارہ میں اس علمی و تحقیقی مجلّات کی فائلیں یکجا ہوئیں، جن سے ہم نے استفادہ کرکے یہ مجموعہ تیار کیا۔ مزید مَیں جناب ضیاء اللہ کھوکھر (گوجرانوالہ) کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں، اُنھوں نے نہ صرف اپنی لائبریری سے متعلقہ مجلّات سے استفادہ کروایا بلکہ حمد و نعت کی فوٹو کاپیاں بھی کروا کر دیں۔ اُن کے علاوہ جناب راجا رشید محمود (مدیر نعت لاہور) کا بھی بے حد ممنون ہوں، جنھوں نے نہ صرف اس مجموعہ کا پسند کیا بلکہ اس کو اپنے رسالہ کی خصوصی اشاعت میں شائع کرنے کے ساتھ ساتھ اس کی خاص انداز میں پروف خوانی کی اور اُس کو بہتر سے بہتر بنانے میں خاص تعاون کیا۔ آخر میں اس مجموعہ کی خوبصورت کمپوزنگ کرنے پر محترم سمیع الرحمٰن (رکن مجلس التحقیق الاسلامی، ماڈل ٹاؤن، لاہور) کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔

ارشاد الرحمٰن
شعبۂ ادبیات، اقبال اکادمی پاکستان، ایوانِ اقبال، لاہور
۰۳۴۴-۴۲۳۸۶۰۴

حمدِ باری تعالیٰ

حکیم محمد شریف فخر [پٹنہ]

عالم تحت ترا عالم بالا تیرا
ہفت اقلیم ترے عرش معلیٰ تیرا

جن و انساں ہوں کہ وحشی ہوں کہ ہوں بلبل و گل
تیری مخلوق ہیں سب کچھ ہے تماشا تیرا

تو جو چاہے تو گدا کو کرے سلطانِ جہاں
نقرہ و زر ہیں ترے لولوئے لالا ترا

جس طرف سجدے کروں سب میں ہے مقصود تو ہی
دیر تیرے ہیں حرم تیرے ہیں کعبہ تیرا

کیا یہودی ہوں کہ عیسائی ہوں کہ ہوں مسلم و گبر
ہے ہر اِک ان کا خدایا مرے بندا تیرا

تو جو چاہے وہ کرے کس کو مجالِ انکار
میں ترا خلق تری مخفی و پیدا تیرا

راج تیرا ہے حکومت تری شاہی تیری
دو جہاں میں ہے جو کچھ سب ہے تماشا تیرا

غیر تسلیم نہیں جائے تامل کچھ بھی
از زمیں تا بفلک سب ہے بنایا تیرا

خود نہ آیا ہوں مجھے موت بلا لائی ہے
کر نوازش کہ ہوں مہمان بلایا تیرا

اُمت احمد مرسلؐ ہوں ترا بندہ ہوں
رات دن ورد زباں ہے مرے کلمہ تیرا

جان ہم اپنی گنوا کر ترے در تک پہنچے
سنتے ہی بخشش و غفران کا شہرہ تیرا

غرق دریائے گنہ ہوتی ہے کشتی میری
پار ہوجائے جو مل جائے سہارا تیرا

گرچہ مستغرقِ عصیاں میں رہا عمر تمام
نام لب پر ہو دمِ نزع خدایا تیرا

تیرے سجدے کے سوا سر نہ جھکے پیش دگر
فخر تازیست رہے والہ و شیدا تیرا

[۲۳ مئی ۱۹۲۴ء]
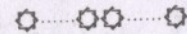
حمدِ باری تعالیٰ

مولوی محمد سلیم اسلم داناپوری

آسرا بندۂ ناچیز کو مولیٰ تیرا
درد و غم میں دلِ مضطر کو سہارا تیرا

لطف و انعام و کرم حد سے زیادہ تیرا
شکر بندوں سے ادا ہو نہیں سکتا تیرا

رونق شام و سحر رنگِ زمانہ تیرا
دن کو تنویر تری رات کو سودا تیرا

تمکنت وادیِ ایمن میں کرشمہ تیرا
شوخیِ برق تجلی کہیں جلوئہ تیرا

مالک الملک تو ہی قبلہ و کعبہ تیرا
معبدِ باغیِ توحید و کلیسا تیرا

دل تصور میں ترے منزل اعلیٰ تیرا
زیرِ افلاک بھی اِک عرش معلیٰ تیرا

تیرا ہی ذکر تو عالم میں سرافراز رہا
کیوں نہیں نام ہو اللہ تعالیٰ تیرا

عالم الغیب تو ہی ظاہر و باطن تو ہے
کیا ہے تو؟ یہ نہیں کھلتا پس پردہ تیرا

صحنِ گلشن ہے ترا نغمۂ بلبل تو ہے
گل کے ہر رنگ میں اِک رنگ ہے پیدا تیرا

دل ہی دل میں کہیں اُمید لقا کی صورت
شوقِ دیدار کہیں برسرِ سینا تیرا

کون ہے جس کو سزاوار ہو یُحيِ وَ یُمِیتُ
ساری دنیا میں یہ اِک بول ہے بالا تیرا

بزم توحید میں بیدل کوئی آئے تو سہی
جس نے دیکھا نہ ہو دیکھے وہ تماشا تیرا

کس کے دل کو نہیں لوٹا ہے اداؤں نے تری
شور ہر بزم میں ہر گھر میں ہے چرچا تیرا

کیوں یہ اسلم کی غزل قابلِ تعریف نہ ہو
تیری تحمید مبارک یہ مہینہ تیرا

[۱۳ر فروری ۱۹۳۱ء]

☼……☼☼……☼
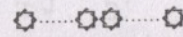
حمدِ باری تعالیٰ

مولوی محمد یعقوب برق بیاپوری عظیم آبادی

یا خدا وصف کرے کیا کوئی بندہ تیرا
مرتبہ بالا ہے اعلیٰ ہے نرالا تیرا

نور آنکھوں میں سمایا ہے خدایا تیرا
میری آنکھوں میں رہا کرتا ہے جلوا تیرا

ہر جگہ جلوہ نظر آتا ہے کیا کیا تیرا
آسماں تیرا زمیں تیری زمانہ تیرا

ہم کو ہر شے میں نظر آتا ہے جلوہ تیرا
ڈھنگ تیرا ہے عجب رنگ نرالا تیرا

کیا نہ دوں کیا تجھے دوں فکر یہی ہے مجھ کو
جو مرے پاس ہے وہ بھی ہے عطیہ تیرا

تو ہے ہر گھر میں ترا نور ہر اک چیز میں ہے
مسجد و کعبہ ترے دیر و کلیسا تیرا

کوئی مرتا ہے زمانہ میں کوئی جیتا ہے
دیکھتا ہوں یہ شب و روز تماشا تیرا

یہ تمنا ہے جدھر آنکھ اُٹھاؤں اپنی
نظر آئے اُسی جانب مجھے جلوۂ تیرا

ہستی و نیستی و ہستی میں
دیکھتا رہتا ہوں ہر وقت تماشا تیرا

کچھ نہیں ہم میں ہنر بندۂ ناقص ہم ہیں
اور جو کچھ بھی ہے وہ سب ہے عطیہ تیرا

برقؔ کی کشتی ایماں کو سلامت رکھنا
لو لگائے ہوئے بیٹھا ہے یہ بندہ تیرا

[۹؍جنوری ۱۹۳۱ء]
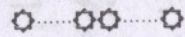
خدا ہمارے لیے ہم رہیں خدا کے لیے

ابو تراب عبدالعزیز کڈپوری

خدا کی حمد ہو اور نعت مصطفیٰؐ کے لیے
ہیں دو زبانِ قلم اس ہی مدعا کے لیے

وہی تو وارثِ جنت رہے گا محشر میں
جو دوستی کرے اور دشمنی خدا کے لیے

اسی اُصول پہ مبنی ہو زندگی کا مدار
خدا ہمارے لیے ہم رہیں خدا کے لیے

یقیں ہے مجھ کو ترے در کی خاک اے ساقی
مریضِ عشق کی دارو ہے وہ شفا کے لیے

ترابؔ حشر میں کوثر ملے گا ان کو ضرور
ہر ایک کام میں احکام مصطفیٰؐ کے لیے

[یکم اپریل ۱۹۳۳ء]
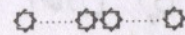
ترانۂ حمد

محمد نجیب اللہ نشتر

سب کی زباں پہ یا رب ہر دم ہے نام تیرا
تو مالکِ دو عالم اِک اِک غلام تیرا

مجھ میں کہاں یہ طاقت عظمت بیاں ہو تیری
کیا وصف لکھ سکوں میں اے ذو الکرام تیرا

یکتائے دو جہاں تو واحد ہے ذات تیری
ہے اِک دلیل روشن یا رب کلام تیرا

تو نے فلک بنایا تو نے زمیں بنائی
آتا نہیں سمجھ میں جو کچھ ہے کام تیرا

جتنے ہیں تیرے بندے سب کا ہے تو ہی رازق
دنیا پہ ہو رہا ہے یہ فیض عام تیرا

تیرے قیام کا ہو مجھ سے بیان کیوں کر
میں ہوں ذلیل بندہ اعلیٰ مقام تیرا

مارا کسی کو تو نے زندہ کیا کسی کو
تو ہی سمجھ رہا ہے کیا ہے نظام تیرا

شاخیں گلوں کی جھک کر تعظیم کر رہی ہیں
چڑیاں چہک چہک کر لیتی ہیں نام تیرا

بندے کا فرض یہ ہے تیری کرے عبادت
توفیق خیر دینا بندوں کو کام تیرا

ہو نشر پر بھی رحمت بخشندۂ دو عالم
گلزارِ خلد بھی ہے اِک فیضِ عام تیرا

[۱۲/مئی ۱۹۳۹ء]

حمد
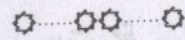
روح الحسن شہرت خان جہان پوری

سمجھا ہے کون اب تک جو ہے کمال تیرا
چھایا نہیں ہے کس پر یا رَب جلال تیرا

دل کو اُبھارتا ہے شوقِ وصال تیرا
ہر چیز سے ہے ظاہر حسن و جمال تیرا

آنکھوں میں تیرے جلوے نظریں تری پجارن
لب پر ہے نام تیرا دل میں خیال تیرا

تیرے جلال سے ہیں مرعوب دونوں عالم
ہر شے پہ چھا رہا ہے جاہ و جلال تیرا

شہرت سمجھ سکے کیا حسنِ کمال یا رَب!
ادراک سے ہے بالا اِک اِک کمال تیرا

[۵/جولائی ۱۹۴۰ء]

حمد

مولوی محمد یعقوب برق بیاپوری عظیم آبادی

سارے جہاں پہ مولا ہے فیض عام تیرا
ہر گھر میں ذکر تیرا ہر سمت نام تیرا

سارے جہاں کے لب پر ہر وقت نام تیرا
ساری خدائی تیری ہر خاص و عام تیرا

رہتا نہیں جہاں میں محروم لطف کوئی
اللہ رے تیری رحمت یہ لطفِ عام تیرا

وہ کون سا بشر ہے واقف نہیں جو تجھ سے
ہر فرد کی زباں پر جاری ہے نام تیرا

ہرگز نہ بے خودی سے آئے کبھی خودی میں
ایک گھونٹ بھی جو پی لے وحدت کا جام تیرا

احباب ہوں کہ مخلص کہنے کو یوں تو سب ہیں
مشکل میں کام آنا لیکن ہے کام تیرا

امداد دینے والا تجھ سے ہے کون بڑھ کر
لیتا ہے بے بسی میں ہر شخص نام تیرا

جینے میں بھی مزا ہے مرنے میں بھی مزا ہے
ہے مارنا جلانا کیا خوب کام تیرا

شمس و قمر کے جلوے حیران کر رہے ہیں
کیا کیا نیا تماشا ہے صبح و شام تیرا

وحدت کا جام پی کر مسعود تھا ازل میں
لیتا ہوں مست ہو کر ہر وقت نام تیرا

کیا ذرہ ذرہ دیکھوں کیا قطرہ قطرہ پرکھوں
دریا ہو یا ہو صحرا قبضہ تمام تیرا

ہاں ہاں فلک بھی تیرا ہاں ہاں زمیں بھی تیری
یہ بھی ہے تیری صنعت وہ بھی ہے کام تیرا

قدرت ہے تیری ظاہر ہر برگ ، ہر شجر ہے
گلشن میں بلبل و گل جپتے ہیں نام تیرا

سارے بتانِ عالم کیوں نیست ہو نہ جائیں
ان کا مٹانے والا ہے ایک نام تیرا

بجلی کڑک رہی ہے طوفانِ غم بپا ہے
اب برق کو بچانا یارب ہے کام تیرا

[۱۱/ربیع الثانی ۱۳۴۹ھ]
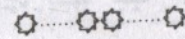
حمدِ باری تعالیٰ

ناظم صدیقی

زبان کلک میں کر ایسی طاقت اے خدا پیدا
کہ ہو جائے تری تحمید کا ، تقدیس کا یارا

ترے انعام لامحدود کو کیا گن سکے کوئی
کلام پاک میں تیرے ہے خود موجود لاتحصے

نظر آتے ہیں ہر جا بس کرشمے تیری قدرت کے
تری مخلوق بوقلموں میں ہے پنہاں ترا طغرا

فقط اِک کُن میں مولا کے یکُوں کی جلوہ سائی ہے
بری ہے کیف و کم سے اس کی ذاتِ عالی و یکتا

تناسب خلق مخلوقات کا کیسا نرالا ہے
ہیں شاہد فطرت فاطر کے سارے جسم کے اعضا

ہمارے عیش کی خاطر یہ رنگارنگ چیزیں ہیں
سبھی اسباب آرائش سے ہے لبریز یہ دنیا

تحیر زا اسی صانع کی یہ صناعیاں سب ہیں
کچھ ایسا کارخانہ ہے سمجھ میں آ نہیں سکتا

کہاں تفتیش فطرت اور کہاں یہ عقل انسانی
وہ احمق ہیں جو ہیں ہر وقت صرفِ سعی بے مایہ

زمیں فرش مکلّف ، آسمان سقف منقش ہے
غرض ہر چیز تو نے کی خدایا شان سے پیدا

ترے احسان بے حد میں بڑا اِک یہ بھی احساں ہے
محمدؐ کو ہماری رہنمائی کے لیے بھیجا!

الٰہی! تیرا بحر حمد ہے اِک بحر بے پایاں
کہاں تک تیر سکتے ہیں مرے اشعار بے معنی

دعا اپنی بدرگاہ خداوندی ہے اب ناظمؔ
بروزِ حشر ہو مجھ پر بھی یارب! عرش کا سایہ

[۲/ جنوری ۱۹۳۱ء]

حمد
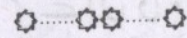
مولوی محمد یعقوب برق بیاپوری عظیم آبادی

جس کو دیکھو خلق میں وہ عاشق شوریدہ ہے
حسن یکتا پر تمھارے اِک جہاں گردیدہ ہے

اس سے ظاہر ہوگیا خلق خدا گرویدہ ہے
آنکھ جو ہے وہ ہے تر دیدہ جو ہے نم دیدہ ہے

دیکھ لے عالم اگر تجھ کو تو کس عالم میں ہو
تجھ کو تو بے دیکھے دنیا تیری ہی گرویدہ ہے

حضرتِ موسیٰؑ گرے غش کھا کے کوہ طور پر
حسن تیرا شکل تیری واقعہ نادیدہ ہے

دونوں عالم میں خدا قدرت کا عالم دیکھ کر
یہ جہاں شیدا ہے تیرا وہ جہاں گرویدہ ہے

جو ہے تیرا کام وہ ہے کام اِک حکمت کے ساتھ
جو تری حکمت ہے وہ حکمت تری سنجیدہ ہے

وصف و کنہِ ذات کو پاتے ہیں کب وہم و گماں
فی الحقیقت ان سے عاری ہر سخن فہمیدہ ہے

یاخدا! ہو جائے اس پر بھی ترحم کی نگاہ
مدتوں سے اپنا دل مغموم ہے رنجیدہ ہے

برقؔ پھر بھی رکھتے ہیں ہم اُس کی رحمت پر نظر
گو سمجھتے ہیں کہ اِک اِک جرم نابخشیدہ ہے

[۱۷/ جولائی ۱۹۳۱ء]

حمدِ باری تعالیٰ

شمیم دنیا نگری

کیا شانِ ایزدی ہے کیا شانِ کبریا ہے
تیری ثنا میں یارب ہر ذرّہ لب کشا ہے
عالی مقام تیرا تو رفعتوں کا مالک
اے آسمان والے رُتبہ ترا بڑا ہے
ہر گل میں ہر شجر میں جلوئہ ترا ہے یارب!
تو جس میں ہو نہ پیدا وہ کون سی فضا ہے
غنچے لیے پڑے ہیں سربستہ راز تیرا
اور طائروں کے لب پر جاری تری ثنا ہے
چہرے میں گل کے بھی ہے تیرا ہی نور پیدا
اس بے خودی سے جس پر بلبل مٹا ہوا ہے
منکر کو بھی ہے دیکھا دل میں ترا ثنا خواں
گرچہ زباں سے ظالم کچھ اور کہہ رہا ہے
تیرا ہی ایک در ہے ، شاہ و گدا کا جس پر
دامانِ آرزو اے غفار! پھیلتا ہے
جائیں کدھر کو آخر تجھ بن مرے خدایا
ٹوٹے ہوئے دلوں کا تو ہی تو آسرا ہے

میں بے نوا گدا ہوں ہے شاہِ دوسرا تو
کر رحم مجھ پہ آقا رحمت تری سوا ہے

[۲۲؍مئی ۱۹۳۱ء]

رَبَّنَالَكَ الْحَمْدُ

شوکت علی شوکت دہلوی

کبریائی تجھے شایاں ہے خود آرائی بھی
شانِ یکتائی بھی رعنائی بھی زیبائی بھی
تیری تسبیح میں مشغول ہے ساری مخلوق
عرشی و فرشی و دریائی بھی صحرائی بھی
دیکھنے سے ترے عاجز ہے بیاں سے ناچار
قوتِ باصرہ اور طاقتِ گویائی بھی
کون کرسکتا ہے معلوم حقیقت تیری
علم بیکار ہے انسان کی دانائی بھی
شکر کس کس تری نعمت کا کریں اے منعم
ہوش بھی تُو نے دیا تاب و توانائی بھی
میہماں تیرے ہیں سب خوانِ کرم کے مولا
منکرِ ذات بھی تیرے ترے شیدائی بھی
تیرے دیدار کا رکھتے ہیں خدایا سب شوق
گبر بھی تیرے مسلمانِ بھی عیسائی بھی
نظرِ رحم کی رکھتا ہے تمنا شوکت
بندۂ عاجز و مستانہ ہے سودائی بھی

[۲۹؍جولائی ۱۹۳۸ء]

٭٭٭٭
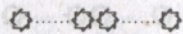
نغمۂ توحید

مولوی محمد داؤد صاحب

مرے اللہ تیری شان خلقت سے نرالی ہے
تو ہی ہے خالق و رازق، تو ہی ہر شے کا والی ہے

جہاں کے ذرہ ذرہ سے عیاں توحید ہے تیری
دلیلِ معرفت ہر پتہ پتہ ڈالی ڈالی ہے

خبر رکھتا ہے تو ادنیٰ و اعلیٰ کی مرے مولا
نبی ہو یا ولی ہر اِک تیرے دَر کا سوالی ہے

تو ہی معبود ہے اپنا تو ہی مقصود ہے اپنا
ہمارا قبلہ حاجات تیرا بابِ عالی ہے

بشر کی کیا حقیقت ہے جو تیری ماہیت پائے
فرشتوں نے بھی اس میدان میں گردن جھکالی ہے

یہ سورج چاند کا منظر عجب ہی کیف آور ہے
کہیں شانِ جلالی ہے کہیں شانِ جمالی ہے

جو دل عشقِ الٰہی سے شناسائی نہ رکھتا ہو
قسم اللہ کی ایمان سے قطعاً وہ خالی ہے

ہمیشہ خلوت و جلوت میں تجھ کو یاد رکھتا ہوں
یہ مَیں نے دل لگی کی اِک نئی صورت نکالی ہے

[۲۲؍جولائی ۱۹۳۸ء]

حمدِ باری تعالیٰ

ثناء اللہ ثنا سندر پوری

تعریف اسی کو زیبا ہے جو دونوں جہاں کا مالک ہے
توصیف اسی کا حصہ ہے جو کون و مکاں کا مالک ہے

خلّاق ہے وہ، رزّاق ہے وہ، غفار ہے وہ، ستار ہے وہ
ہر راز نہاں سے واقف ہے ہر اَمر عیاں کا مالک ہے

اِک ادنیٰ اشارے سے جس کے یہ اَرض وسما سب خلق ہوئے
وہ ساری زمیں کا حاکم ہے وہ سارے زماں کا مالک ہے

پھولوں سے چمن کو زینت دی ہر گُل کو عنایت نکہت کی
وہ موسمِ گُل کا افسر ہے وہ فصلِ خزاں کا مالک ہے

محمود ہے وہ، موجود ہے وہ، معبود ہے وہ، مسجود ہے وہ
جو حاکم روزِ محشر ہے جو نار و جناں کا مالک ہے

خورشید کو جس نے دی ہے ضیا، فرمایا قمر کو نور عطا
ہر خواہش دل سے واقف ہے ہر وہم وگماں کا مالک ہے

ارمان وہی بَر لاتا ہے ہر شان وہی دِکھلاتا ہے
عشاق کے دل پر قابض ہے وہ حسنِ بیاں کا مالک ہے

[۳۰؍ستمبر ۱۹۳۸ء]

ترانۂ حمد

محمد نجیب اللہ نشر دیوریادی

اِدھر بھی تو اُدھر بھی تو زمانے میں تو ہی تو ہے
زمین و آسماں کے کارخانے میں تو ہی تو ہے

گلوں میں ، خار میں ، صحرا میں گلشن میں ترا جلوہ
جہاں ڈھونڈا تجھے پایا زمانے میں تو ہی تو ہے

تبسم ہو گلوں کا ، یا کہ غنچوں کا چٹخنا ہو
نسیم صبح ، بلبل کے ترانے میں تو ہی تو ہے

جسے چاہا مٹایا جس کو چاہا کر دیا زندہ
حیات و مرگ کا مالک زمانے میں تو ہی تو ہے

کہیں شانِ کرم ظاہر ، کہیں شانِ غضب عریاں
کہ نوکِ خار ، گل کے مسکرانے میں تو ہی تو ہے

حکومت تیری سچی ہے خدائی ہے تری برحق!
جہاں کے ذرّے ذرّے دانے دانے میں تو ہی تو ہے

الٰہی نشّر مجرم ہے کرم کی ہو نظر اس پر
خطا کاروں کا بخشندہ زمانے میں تو ہی تو ہے

[۲۴ر جنوری ۱۹۴۷ء]

حمد

عبدالرحیم بے خود

اے مرے مولا مرے مالک مرے حاجت روا
اے مرے خالق مرے ہادی مرے مشکل کشا

تُو رحیم اور تُو عظیم اور تُو نعیم اور تُو کریم
تُو ہے ناظر تُو ہے ناصر تُو ہے غافر کبریا

ہیں ترے محتاج سب، اے خالقِ جن و بشر
تیرے دروازے پہ جھکتے ہیں سبھی شاہ و گدا

تُو جو چاہے تو گدا کے سر پہ رکھے تاجِ زر
اور اگر چاہے تو شہ کو تُو بنا دیوے گدا

کون ہے تیرے سوا مضطر کی جو فریاد کو
پہنچے اور پھر حل کرے، اے خالقِ اَرض و سما

ہر جگہ ہے تیرا جاری چشمۂ فیض و کرم
ہر طرف تُو نے دیا انعام کا دریا بہا

کوئی جب گن ہی نہیں سکتا ہے تیری بخششیں
شکر ہو کس سے ادا پھر تیرے انعامات کا

دہر میں ہر چیز کے جوڑے بنائے ہیں مگر
زیب دیتی ہے تجھے "توحید" اے واحد خدا

معرفت تیری کے جویا صوفی و زاہد ہیں سب
تیرے آگے سرنگوں ہیں انبیا و اولیا
میں ترا بندہ ہوں مجھ کو تو یہی توفیق دے
وہ کروں جس میں تری مرضی ہوائے میرے اِلٰہ

[۲۷/دسمبر ۱۹۴۰ء]
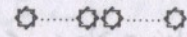
رحمتِ عالم ﷺ

عبید الرحمٰن طالب رحمانی مبارک پوری

اے کہ تُو صدرِ بزمِ عالم ہے — سارے انسان میں معظم ہے
تُو ہی سردارِ نسلِ آدمؑ ہے — افضل و اشرف و مکرم ہے
خاتمِ انبیا ہے تیری ذات — اس پہ شاہد کلامِ محکم ہے
تیری ہستی نویدِ رحمت ہے — مونس و خیر خواہِ عالم ہے
مٹ نہیں سکتا دیں ترا ہرگز — گرچہ دشمن کی سعیِ پیہم ہے
بعد قرآں کے حجت و شاہد — تیرا ہی قول قولِ اسلم ہے
صرف انسان و جن نہیں مدّاح — تیرا مدّاح ربِ عالم ہے
تُو نے رحم و کرم کی دی تعلیم — خود بھی تُو رحمتِ مجسم ہے

اس پہ طالب درود ہو نازل
جو ہمارا رسول اکرمؐ ہے

[۱۶/اپریل ۱۹۴۳ء]

زمزمۂ حمد

محمد داود شکراوہ

خدا کی ذات ہے دونوں جہاں میں ذات لاثانی
اسی کا نام لیتے ہیں سبھی خاکی و نورانی

وہی دونوں جہاں کا خالق و رازق ہے، مالک ہے
اسی کو ہے بقا باقی تمامی خلق ہے فانی

ہے سارا کارخانہ اس کے ادنیٰ سے اشارے پر
اسے زیبا حکومت ہے مسلّم اس کو سلطانی

جہاں کا ذرہ ذرہ مست ہے اس کی محبت میں
ملائک کرتے رہتے ہیں سدا اس کی ثناخوانی

وہی ہے کوہساروں میں وہی ہے آبشاروں میں
وہی ہے مرغزاروں میں وہی ہر چیز کا بانی

اسی کی یاد میں سرشار ہونا دین و ایماں ہے
اسی کا ذکر ہو ہر دم یہی ہے امرِ ایمانی

نہ پوچھو حال ان کا جو کہ خاصانِ الٰہی ہیں
سما جاتا ہے نظروں میں انھی کے نور یزدانی

اسی کے نام سے اپنے دلوں کو شاد کرتے ہیں
اسی کے نور سے کرتے ہیں حاصل نورِ ایقانی

خدا کے نام پر سارے مسلماں بھائی بھائی ہیں
وہ عربی ہوں یا ایرانی وہ ہندی ہوں یا تورانی

الٰہی رحم کر دے بندۂ ناچیز و عاجز پر
دمِ آخر زباں پر ہو فقط تیری ثناخوانی

[۲۳/جولائی ۱۹۳۷ء]
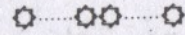
گلہائے عقیدت

ہارون رشید ارشد الٰہ آبادی

کلامِ حق ہے فرمانِ محمدؐ — کوئی دیکھے تو قرآنِ محمدؐ
نہیں خورشید محشر کا مجھے ڈر — نہیں ڈرتے غلامانِ محمدؐ
پئے تحصیل فیض آئیں گے عیسیٰؑ — ذرا دیکھو تو فیضانِ محمدؐ
حیاتِ جاوداں ملتی ہے اس کو — جو ہو جاتا ہے قربانِ محمدؐ
اگر ہوتے کلیم اللہ زندہ — تو رکھتے سر پہ فرمانِ محمدؐ
نظامِ عالمِ امکاں ہے قائم — یہ دنیا پر ہے احسانِ محمدؐ
گرے وقتِ ولادت بت سب اوندھے — یہ ہیبت اور یہ شانِ محمدؐ
تصدق کیوں نہ ہو جائے خدائی؟ — عجب کچھ شان ہے شانِ محمدؐ

وہ ہوگا سرخرو محشر میں ارشدؔ
جو ہو جائے گا قربانِ محمدؐ

[۳۱/جنوری ۱۹۳۶ء]

حمد

محمد سلیمان [چکردھرپور]

خالق ہے تو جہاں کا اور کارساز تو ہے
مالک ہے تو ہی سب کا بندہ نواز تو ہے

سنتا ہے تو ہی سب کی فریاد میری سن لے
بگڑی مری بنا دے بس کارساز تو ہے

جتنے ہیں سب ہیں تیرے بندے غریب عاجز
محتاج سب ہیں تیرے اِک بے نیاز تو ہے

دیتا ہے ان کو بھی تو کہتے نہیں جو تجھ سے
یہ بھی کرم ہے تیرا ذرّہ نواز تو ہے

اوروں کی کیا کہیں ہم بے شک ہے ظلم ان کا
کہتے جو دوسروں سے ہیں کارساز تو ہے

خالق ہے تو ہی میرا مالک بھی تو ہی میرا
روزی رساں بھی تو ہی اور کارساز تو ہے

رتبہ دیا جو تو نے ہر ایک کو جدا ہے
بے شک نبی نبی ہے اور کارساز تو ہے

تیرے ولی ہیں جتنے بے شک بزرگ ہیں وہ
لیکن ولی ولی ہے اور بے نیاز تو ہے

قدرت میں دخل تیرے ہرگز نہیں کسی کو
حاجت روا ہے تو ہی اور کارساز تو ہے

مالک سے کہہ سلیماںؔ آساں ہو تیری مشکل
سب سے کنارے ہو کر کہہ کارساز تو ہے

[۲۰/اپریل ۱۹۳۴ء]
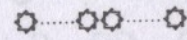
گلہائے عقیدت

ہارون رشید ارشد الٰہ آبادی

دل و جاں ہیچ ہیں افسوس! کروں کیا چیز قربانِ محمدؐ
خیالِ خواجگی دل سے نکالوں کہ ہو جاؤں میں دربانِ محمدؐ
مری عزت مری عظمت یہی ہے کہ ہو جاؤں میں دربانِ محمدؐ
خدائی مدح اس کی کر رہی ہے ہوا ہے جو ثنا خوانِ محمدؐ
محبت عجز و اخلاص و اخوت یہ سب کے سب ہیں فرمانِ محمدؐ
خدا نے خود کہا عالم کی رحمت کروں تحریر کیا شانِ محمدؐ
میں آنکھوں کا بچھاؤں فرش اور ہوں مرے ماں باپ قربانِ محمدؐ

[۵/جنوری ۱۹۳۴ء]
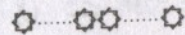
مناجات بدرگاہ رب العالمین

محمد عیسیٰ رسول پوری

کچھ کہہ رہا ہے تجھ سے اِک شرمسار سُن لے
چشمِ کرم کا صدقہ آمرزگار سُن لے!

تو جو نہیں سُنے گا، ہے کون سُننے والا
دونوں جہاں کے والی پروردگار سُن لے

پھر کوئی دل شکستہ رو رو کے کہہ رہا ہے
اے بے کسوں کے والی پھر ایک بار سُن لے

ناشاد بے کسوں کو دل شاد کرنے والے
بے آس ہو رہا ہے اُمیدوار سُن لے

سجدے میں رو کے کوئی لیتا ہے نام تیرا
تجھ کو پکارتا ہے اِک بے قرار سُن لے

مجرم کی التجا ہے ناشاد کی دعا ہے
آمرزگار سُن لے پروردگار سُن لے

در پر ترے کھڑا ہے غمگین ہو رہا ہے
کچھ تجھ سے کہہ رہا ہے پھر بار بار سُن لے

[۸/مئی ۱۹۳۱ء]
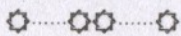
نعت پیغمبر ﷺ

وجدانی

مسلّم ہے زمانے میں صداقت اے امیں تیری
کہ ہر اِک بات ہے گویا حقیقت آفریں تیری

ترے فیض و کرم کی حد نہیں اے ساقیِ وحدت
سدا جرعہ کشی کرتے ہیں سارے اہلِ دیں تیری

خدا شاہد ہے ہر فتنہ کو پل میں تھام لیتی تھیں
دعائیں پُر اثر تیری ، نگاہیں دوربیں تیری

شتر بانوں کو دنیا بھر کا آقا کر دیا تو نے
یہ کیوں ہم پر عنایت کی نظر وہ اب نہیں تیری

زمانہ آج ٹھکراتا ہے ہر اِک جنس کاسد کو
یہ ساری اُمت عاصی ہے اُمت بالیقیں تیری

سنائے کس کو تھے وہ انتم الاعلون کے وعدے
کہ ہے محکوم اور مغلوب اُمت ہر کہیں تیری

بایں عالم توئی مے خانۂ تسلیم را ساقی
بآں عالم تو باشی کوثر و تسنیم را ساقی

[۱۸/جون ۹۳۷

وجدانیات

در مدح پیغمبر اسلام ﷺ

وجدانی

بہت برتر ہے شان اے رحمۃ للعلمیں تیری
خدا کا ہاتھ رکھتی ہے بغل میں آستیں تیری

تجھے حق نے بنایا سر بلند ایسا زمانے میں
کہ وقفِ آستانِ حق رہی ہر دم جبیں تیری

تجھے مرغوب تھا گو بوریا 'الفخر فخری' کا
کمر بستہ رہا خدمت میں ہر مسند نشیں تیری

تجھے حق نے بنایا پیکرِ صدق و صفا ایسا
اُتر جاتی تھی ہر دل میں نگاہِ اولیں تیری

ادائیں لاجواب ایسی ! دعائیں مستجاب ایسی
خدائی میں مثال اصلا نظر آتی نہیں تیری

شمیم خلق سے تیرے معطر گلشنِ عالم
نسیم لطف چلتی ہے جہاں میں ہر کہیں تیری

کیا تسخیر اِک عالم کو الطاف و مروت سے
نہ تھی ہر چند زنگ آلود تیغِ آہنیں تیری

بنایا گھر ہر اِک دل میں ترے اخلاقِ حسنہ نے
ہر آئینے میں کیا تصویر اُتری اے حسیں تیری

ترا صدیقؓ شیدا تھا ترا فاروقؓ عاشق تھا
نہ کیا کیا ناز برداری ہوئی اے نازنیں تیری

بوصفت ہر چہ مے گوئم نہ بحر از قطرہ کم باشد
بشانت ہر چہ نادر تر بیارم کالعدم باشد

[۱۱/جون ۱۹۳۷ء]

نعت
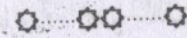
مولوی محمد یعقوب برق بیاپوری عظیم آبادی

اثر ہو صفحۂ عالم پہ جب محبوب داور کا
تو معراجِ نبی نمبر نہ کیوں نکلے پیمبر کا

نہ خواہش اور کے گھر کی نہ خواہاں اور کے در کا
ازل کے دن سے طالب ہوں رسولِ پاک و برتر کا

کچھ ایسا ہوگیا وارفتہ میں محبوبِ داور کا
نہ بس جادو کا چلتا ہے نہ بس چلتا ہے منتر کا

بھروسہ حشر میں جب ہو شفیعِ روزِ محشر کا
تو کیا کہنا مقدر کا ہے کیا سننا مقدر کا

یہی خوبی ہو گھر گھر کی یہی اعزاز گھر گھر کا
کہ ہر دل میں تعشق گھر کرے میرے پیمبر کا

ثنا و وصف کیا لکھیں کہ ہم لکھ ہی نہیں سکتے
تصور سے بھی بالاتر ہے جب رُتبہ پیمبر کا

خدا سے وہ گناہوں کو ہمارے بخشوائیں گے
نہیں اے اہلِ محشر خوف ہم کو روزِ محشر کا

دِکھائیں آپ نے اسلام کی جب خوبیاں لاکھوں
ہوا پھر داخلہ اسلام میں لشکر کے لشکر کا

بسر کرتا ہوں ظلِ عافیت میں عمر مَیں اپنی
کہاں یہ لطف بخشایش پدر کا اور مادر کا

شبِ معراج اسرارِ حقیقت آپ نے دیکھے
ہے ناطق اس پہ مَا زَاغَ البَصَر فرمان داور کا

زمیں اوپر فلک نیچے کہوں تو یہ نہ بے جا ہو
کچھ ایسا ہی شب معراج تھا رُتبہ پیمبر کا

جسے ہو عشقِ احمد وہ یہاں شاداں وہاں شاداں
ملے دونوں جگہ میں لطف اُس کو زندگی بھر کا

وہ پیاسے ہو نہیں سکتے وہ پیاسے رہ نہیں سکتے
ملے گا حشر میں ساغر جنھیں تسنیم و کوثر کا

وہ مرکز ہیں وہ مرجع ہیں وہ منبع ہیں خلائق کے
ہر اِک انسان پر احسان ہے محبوبِ داور کا

شبِ معراج پہنچے دم کے دم میں عرشِ اعظم پر
ہے کیا برتر سے برتر رُتبہٗ بالا پیمبر کا

یہی ہے التجا فضلِ خدائے پاک و برتر سے
چھٹے دامن نہ میرے ہاتھ سے میرے پیمبر کا

رسول اللہ کا کلمہ جو دل سے برقؔ پڑھتا ہوں
تو کھنچ جاتا ہے میرے سامنے اُسوہ پیمبر کا

[۲۵/رجب ۱۳۴۸ھ]
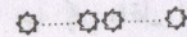
نعت

حکیم مولوی محمد شریف فخرعظیم آبادی

زبان گنگ اُس کی نعت میں کس طرح گویا ہو
کہ جس کا خود ثنا خواں مالکِ عرش معلیٰ ہو

جہاں میں خواہ کیسا ہی کوئی رشکِ مسیحا ہو
بھلا دِکھلائے تو اعجاز جس سے سنگ گویا ہو

خُمِ حب محمدؐ سے مجھے اِک جام دے ساقی
کہ میرا جوش بالا ہو مرا نشہ دوبالا ہو

میں پروانہ بنوں کیوں کر نہ اس شمع ہدایت کا
ضیاءِ نور سے جس کی جہانِ دیں اُجالا ہو

بتا اے ناصح مشفق اسے کیوں کر نہ میں چاہوں
جو حسنِ صورت و سیرت میں یکتائے زمانہ ہو

جو سیرِ گلشنِ طیبہ کو اپنا مرغِ دل تڑپے
بہار باغِ ہند اُس کو نہ کیوں کر وحشت افزا ہو

وہ خم پر خم پیئے جب بھی اسے سیری نہیں ہوگی
شراب دید کا جو اس شہ خوباں کی پیاسا ہو

مدینہ ہم کو اے خلاقِ عالم جلد پہنچا دے
دیارِ مصطفےٰؐ میں اپنی موت آئے تو اچھا ہو

طفیل احمد مرسلؐ مجھے تو بخش دے مولیٰ
ترا یہ بندۂ عاصی قیامت میں نہ رسوا ہو

پلائیں گے وہ پہلے آبِ کوثر اپنی اُمت کو
کہاں ممکن رہے تشنہ جو ان کا نام لیوا ہو

مدینہ میں مرا لاشہ کچھ ایسی شان سے نکلے
ملائک کو بھی اے فخرِ حزیں جس کی تمنا ہو

[۱۶/اکتوبر ۱۹۳۱ء]

٭٭٭
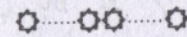
ترانۂ نعت

مولوی محمد یعقوب برق بیاپوری عظیم آبادی

گلشن ہیں غنچہ وگل ، کہتے ہیں ہنس کے کھل کے
اے عندلیبو آؤ ، گاؤ ترانے مل کے

کہتے ہیں جن کو احمدؐ دل بند ہیں وہ دل کے
آسان مشکلیں کیں خالق سے اپنے مل کے

وہ درد مندِ عالم وہ درد مند دل کے
اُمت سے اپنی خوش ہیں ملوا کے اور مل کے

دینِ نبیؐ پہ شیدا ہوجائیں لوگ مل کے
آجائے لطفِ ملت ارماں ہوں پورے دل کے

سو جان سے فدا ہوں سو جی سے ہوں تصدق
یہ حسرتیں ہیں دل کی یہ ولولے ہیں دل کے

معراج میں نہ بھولے محشر میں بھی نہ بھولے
مسرور کرنے والے ہر قلب مضمحل کے

حبِ رسولؐ کیا ہے عشقِ رسولؐ کیا ہے
کھولیں گے اس کا عقدہ ارمان میرے دل کے

بے حد پسند خاطر تھی اُن کی خاکساری
اس وجہ سے مراتب اتنے بڑھے ہیں گل کے

خلقِ رسولؐ ہی سے پگھلے وہ موم بن کر
پتھر کے جن کے دل تھے جن کے کلیجے سل کے

فخرِ رسل محمدؐ صل علیٰ محمدؐ
اُلفت رسول کی ہو ارماں ہوں پورے دل کے

راز و نیاز قربت ایسے ملے ہیں کس کو
معراج کر کے حاصل خالق سے آئے مل کے

اس میں ہے اُن کی اُلفت جو فخرِ انبیا ہیں
رُتبے نہ کیوں سوا ہوں دونوں جہاں میں مل کے

قولِ رسولؐ برحق، اقوال اور مہمل
جب مغز ہاتھ آئے تو کیوں اُٹھائیں چھلکے

دیکھوں کبھی مدینہ، کر لوں کبھی زیارت
یہ حوصلے ہیں دل کے ارکان ہیں یہ دل کے

طاعتِ رسولؐ کی ہے اللہ کی اطاعت
پابند کیوں رہیں ہم اقوال محتمل کے

آ کر ملیں گی پل سے جنت کی سیڑھیاں بھی
یوں پار اُتار دیں گے ایمان اہلِ دل کے

[۱۰،۱۷/اکتوبر ۱۹۳۰ء]

نظم نعتیہ

مولوی محمد سلیم اسلم داناپوری

پیارے مرے محمدؐ! اے درد مند دل کے
مضطر کی بے قراری جائے گی تم سے مل کے

عشقِ لبِ محمدؐ دل خون کر رہا ہے
زخمِ جگر ہمارا ہے لعل سرخ چھل کے

اے والیِ مدینہؐ اے صاحب سکینہ
داروئے درد دل ہو بیمار و مضمحل کے

کعبہ میں تو نے احمدؐ! شانِ احد بڑھائی
میم مدد سے ڈھائے اصنام سنگ و گل کے

وج فلک پہ تیرا دلگیر معجزہ ہے
جادو بتا کے جس کو نیچے ہیں سر خجل کے

ب ید مبارک تسبیح سنگریزہ
غرقِ عرق ہیں جس سے انکار منفعل کے

پکڑا زمیں نے کس کو کس کی ہوئی حراست
مت بھولنا سراقہؓ احسان منتقل کے

رقانِ حق و ناحق اعجاز احمدی ہے
ردّ ہیں خیال باطل مردود و محتمل کے

عرش بریں کے نیچے تجھ پر صلوٰۃ و رحمت
موسیٰؑ رہے مقابل انوار مشتعل کے

تو اے شفیع محشر احساس تجھ کو سب کا
اُمت کی ناتوانی اعمال مضمحل کے

تفصیل وار تو نے سب کچھ بتا دیے ہیں
ملتے ہیں تجھ سے راوی ہر باب مشتمل کے

تیری سنیں تو پھر کیا ملجائے دین و دنیا
ہو جائیں کار عالم اذکار مشتغل کے

ذکرِ رسولؐ تجھ سے دردِ رسولؐ سن کر
ہوتے ہیں زخم تازہ پھر زخم مندمل کے

ضبط رسولؐ سیکھو کیا رنج و غم کی پروا
حامی رہیں گے دل کے صبر و قرار مل کے

اے ارضِ پاک تیری مٹی نصیب ہوتی
کب فیض یاب ہوں گے اُمیدوار مل کے

مومن درود پڑھ لے سجدہ میں سر کو دے لے
ڈرتا ہوا خدا سے آنسو بہائے، مل کے

[۱۲ ستمبر ۱۹۳۰ء]

٭٭٭

جنابِ رسالت مآبؐ میں

محمد شفیع نعیم گورداسپوری

عرب کی سرزمیں کو آشنائے حق کیا تو نے
تبلیغ لا بتوں کی گردنیں کر دیں جدا تو نے

بہت مدت سے کعبہ تھا خدا کی یاد سے خالی
مئے توحید کے نغموں سے اس کو بھر دیا تو نے

بچائیں تو نے جانیں کس قدر راہِ ہلاکت سے
بہائم پر بھی یہ احساں نہیں کچھ کم کیا تو نے

بہت ہی بے سروسامان اور محتاج تھی دنیا
بشرق و غرب حکمت کے دیے موتی لٹا تو نے

ترے احسان کے ممنون بے حد اہلِ دنیا ہیں
کہ طوفانِ حوادث سے لیا ان کو بچا تو نے

کسی مشکل کا کوئی نکتہ داں اب شکوہ گر کیوں ہو
نکاتِ علم و عرفاں کے دیے دریا بہا تو نے

قیامت خیز تاریکی میں تھی دنیا غریبوں کی
جہاں سے دی تمیز کہتر و مہتر اُٹھا تو نے

اُخوت آدمیت اور آئینِ جہانبانی
سکھائے ہم کو اے مجموعۂ صدق و صفا تو نے

[۳ جون ۱۹۳۸ء]

ترانۂ نعت

مولوی محمد یعقوب برق بیاپوری عظیم آبادی

کیوں نہ ارماں ہو مجھے ایسے مقدر کے لیے
وقف ہو اے برقؔ جو ساقیٔ کوثر کے لیے

جان دیں کیوں کر نہ ہم ایسے پیمبرؐ کے لیے
ہے کرم جن کا ہماری جانِ مضطر کے لیے

خاتمہ ذاتِ محمدؐ پر نبوت کا ہوا
یہ شرف مخصوص تھا اپنے پیمبرؐ کے لیے

کیوں کہوں رونق دہِ سطحِ زمیں ہی آپ ہیں
چرخِ اخضر کے لیے بھی عرشِ برتر کے لیے

رتبۂ معراج احمدؐ کے سوا کس کو ملا
دعوتِ داور تھی یہ محبوبِ داور کے لیے

باعث فخرِ رسالت آپ ہی کی ذات ہے
کیا ضرورت اور کی دینِ پیمبرؐ کے لیے

صدق وعدل وغیرت وہمت جسے کہتے ہیں لوگ
ہے ابوبکرؓ و عمرؓ، عثمانؓ و حیدرؓ کے لیے

یہ محمدؐ مصطفٰے کے ہجر میں بے چین ہے
شغل کیا اس کے سوا ہے برقِ مضطر کے لیے

[۲۹؍جون ۱۹۳۴ء]

یہ شرف مخصوص تھا اپنے پیمبر کے لیے

مولوی مصطفٰے خان محمدی نادم اجمیری

حمد شایاں ہے اُسی اللہ اکبر کے لیے
جس نے یہ رُتبہ دیا اپنے پیمبرؐ کے لیے

دین حق کی ہر گھڑی تبلیغ فرماتے رہے
کیوں نہ دل قرباں ہو پھر ایسے پیمبرؐ کے لیے

کون ہے وہ جس کا تھا ہر نطق بھی نطق خدا
یہ شرف مخصوص تھا اپنے پیمبرؐ کے لیے

کس کو حق نے رحمتِ عالم کا بخشا تھا خطاب
یہ بزرگی خاص تھی محبوبِ داور کے لیے

واہ کیا شانِ صحابہؓ تھی خدا رحمت کرے
جان تک کر دی فدا دینِ پیمبرؐ کے لیے

حق تو یہ ہے صدق میں صدیقِ اکبرؓ خاص تھے
عدل حصہ تھا عمرؓ سے داد گستر کے لیے

جب کہ میں بیمار ہوں ہجرِ رسول اللہ میں
کس لیے ہو پھر شفا اس جانِ مضطر کے لیے

[۷؍ستمبر ۱۹۳۴ء]

نعت شریف

شاکر صدیقی گیاوی

ختمِ رسل اے ذاتِ مقدس بلند تر
اے وہ کہ آپ کا ہے لقب سید البشر

ہر منصبِ علو ہے نچھاور جناب پر
کیا مدح خواں حضورؐ کا ہم سا ہو بے ہنر
”بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر“

ہر ذرّہ محو آپ کی تکریم میں ہوا
زانو ادب کا روح امیںؑ نے بھی تہ کیا

اُمت کا آپ کی ہے شرف اور سے سوا
موسیٰؑ بھی ہوں تو آپ کو گردانیں راہبر
”بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر“

صدقے حضور والاؐ پہ ہے موسمِ بہار
غنچے چٹک کے ہو گئے سو جان سے نثار

خوشبو ہوئی گلوں کی تصدق ہزار بار
پیشِ حضورؐ لعل و جواہر ہیں بدگہر
”بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر“

قدرت کی آپ ہی پہ پڑی چشمِ انتخاب
رحمت کو ناز ہے کہ ہوئی آپ کا خطاب

جبریلؑ کو ہے فخر کہ لاتے تھے وہ کتاب
مدعو کیا تھا آپ کو مولا نے اپنے گھر
”بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر“

شاکرؔ کا عرض آپ کی خدمت میں ہے سلام
فردوس میں نیاز کا خواہاں ہے یہ غلام

ہے آرزو کہ آپ کی اُلفت میں ہو تمام
ہو جائیں والدین مرے نذر آپ پر
”بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر“

[۵/دسمبر ۱۹۳۰ء]
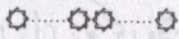
ہو جائیے سو جان سے قربانِ محمدؐ

ابوالرضا ضیاء اللہ خان عابد رام پور

مخلوق سے کیا نعت ہو شایانِ محمدؐ
قرآن میں خالق ہے ثنا خوانِ محمدؐ

دیکھو تو سہی منزلت و شانِ محمدؐ
کھاتا ہے خدا بھی قسمِ جانِ محمدؐ

واللہ وہ خوش بخت ہے محبوب خدا کا
دل سے جو ہوا تابعِ فرمانِ محمدؐ

کچھ خطرہ نہیں اُس کو کسی وقت میں یارو
مضبوط پکڑتا ہے جو دامانِ محمدؐ

اُمت پہ ترحم تھا جو ماں باپ سے بڑھ کر
ہو جائیے سو جان سے قربانِ محمدؐ

فردوسِ بریں میں نہیں ہوگا کوئی داخل
جب تک کہ نہ داخل ہوں غلامانِ محمدؐ

مخلوق کو خالق کی طرف راہ دِکھائی
کیا کم ہے خلائق پہ یہ احسانِ محمدؐ

جو جاہل و وحشی تھے بنے سب کے معلم
تہذیب و تمدن میں بفیضانِ محمدؐ

تھا ماہ دو ہفتہ بھی خجل اُس کے مقابل
ایسا تھا منور رُخِ تابانِ محمدؐ

کب لعلِ شب افروز چمکدار ہے ایسا
تھا جیسا درخشاں دُرِ دندانِ محمدؐ

اے منکرِ اعجاز ذرا کر تو تامّل!
کیسا کھلا اعجاز ہے قرآنِ محمدؐ

[۲۹ رمئی ۱۹۳۱ء]

٭٭٭٭
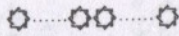
نعت شریف

ابوالرضا ضیاء اللہ خان عابد رام پور

یا رب رہے سرسبز گلستانِ محمدؐ
تابندہ رہے شمعِ شبستانِ محمدؐ

قیصر کی تمنا تھی کہ ہو شرف یہ حاصل
ہو جائے کسی طرح وہ دربانِ محمدؐ

شاہوں کے خزانوں پہ کبھی لات نہ ماریں
ہیں ایسے غنی دل کے گدایانِ محمدؐ

حسنینؓ کو حق نے یہ عطا کی ہے فضیلت
سردار جناں ہیں یہ جوانانِ محمدؐ

ہیں چرخِ رسالت کے درخشندہ کواکب
صدیقؓ و عمرؓ حیدرؓ و عثمانؓ محمدؐ

قربان کیا مال بھی اور جان بھی اُن پر
یارانِ محمدؐ تھے فدایانِ محمدؐ

مقہورِ خدا اور شقی ہے وہ بلاشک
سمجھے جو نہ کچھ رُتبۂ یارانِ محمدؐ

اسلام کی عالم میں ترقی ہو خدایا
غالب ہو کل ادیان پہ برہانِ محمدؐ

اُمت پہ محمدؐ کی برا وقت پڑا ہے
لے اُس کی خبر جلد تو رحمانِ محمدؐ

سنت پہ محمدؐ کی رہوں تا دمِ آخر
چھوٹے نہ مرے ہاتھ سے دامانِ محمدؐ

عابدؔ کی تمنا ہے کہ ہو خاتمہ اُس دم
ہو جب کہ مدینہ میں وہ مہمانِ محمدؐ

[۵؍جون ۱۹۳۱ء]

ترانۂ نعت

مولوی محمد یعقوب برق بیاپوری عظیم آبادی

دیکھا ہے نگاہوں نے جو فیضانِ محمدؐ
سو جان سے سو دل سے ہیں قربانِ محمدؐ

کیا شان ہے کیا شان ہے کیا شانِ محمدؐ
معراج میں خود عرش تھا ایوانِ محمدؐ

کیوں کر نہ ہوں ہم مدح و ثنا خوانِ محمدؐ
ہے خلقِ خدا مورِدِ احسانِ محمدؐ

اللہ ری اللہ ری تاثیر نبوت
مخلوق ہوئی تابعِ فرمانِ محمدؐ

کرتے ہیں فدا مال کو یہ جان کو دل کو
رکھتے ہیں کلیجہ وہ فدایانِ محمدؐ

اللہ رے ابوبکرؓ و عمرؓ حیدرؓ و عثمانؓ
یہ چاروں خلیفے ہیں فدایانِ محمدؐ

اللہ کو معلوم ہے اللہ پہ ظاہر
کیا جانے کوئی مرتبہ و شانِ محمدؐ

کیا حسنِ ضیابار کے عالم کو بتاؤں
جب روز سے بڑھ کر ہے شبستانِ محمدؐ

تحفے ہیں مسلماں کے لیے آپ کے اقوال
کیوں جان نہ دیں اس پہ فدایانِ محمدؐ

ہم ان کی اسیری کو اسیری نہیں کہتے
آزادِ دو عالم ہیں اسیرانِ محمدؐ

پروانہ صفت ہے یہ فدا نورِ خدا پر
کیوں برقؔ نہ ہو تابعِ فرمانِ محمدؐ

[۱۳؍اپریل ۱۹۳۱ء]

ترانۂ نعت

مولوی محمد یعقوب برق بیاپوری عظیم آبادی

ہے ایمان میں جب ضیائے محمدؐ — تو لب پر نہ کیوں ہو ثنائے محمدؐ
محاصل ہے جب نقش پائے محمدؐ — تو ہو کر رہے گی لقائے محمدؐ
محمدؐ کی طاعت خدا کی ہے طاعت — رضائے خدا ہے رضائے محمدؐ
شب و روز میری زباں پر ہو جاری — ثنائے محمدؐ ثنائے محمدؐ
ہے احسان جب ہم پہ پیارے نبیؐ کا — نہ کیوں ہم ہوں نغمہ سرائے محمدؐ
ادا ہم کریں شکرِ حق کس زباں سے — ہمیں مل گئی ہے رضائے محمدؐ
ہمیں غیر کی اور حاجت ہی کیا ہے — ہے کافی ہمیں جب عطائے محمدؐ
ابوبکرؓ عثمانؓ عمرؓ اور حیدرؓ — یہ چاروں رہے جاں فدائے محمدؐ
خدا تک رسائی کرانے کی خو تھی — نہ تھا اور کچھ مدعائے محمدؐ
اذیت اُٹھائی مصیبت اُٹھائی — عجب جاں فزا تھی وفائے محمدؐ
کہاں باغِ عالم میں ایسی فضا ہے — تھی جیسی فضا ہر فضائے محمدؐ
ہر اِک قول ہے چوم لینے کے قابل — ہر اِک فعل ہے جاں فدائے محمدؐ
یہی دمبدم برقؔ کی آرزو ہے — نہ چاہوں کبھی ماسوائے محمدؐ

[۱۹؍فروری ۱۹۳۲ء]

ترانۂ نعت

مولوی محمد یعقوب برق بیاپوری عظیم آبادی

جو پھیلی جہاں میں ضیائے محمدؐ — ہوا سارا عالم فدائے محمدؐ
کریں کیوں نہ بندے ثنائے محمدؐ — رضائے خدا ہے رضائے محمدؐ
زباں تر بیاں ہو، بیاں میں مزا ہو — مجھے کیف بخشے ثنائے محمدؐ
زمانہ تصدق خدائی نچھاور — دل آویز ہے ہر ادائے محمدؐ
بھروں کیوں نہ دم اپنے پیارے نبیؐ کا — ہے ایمان و دیں میں جلائے محمدؐ
کہا میں نے روزِ ازل یہ خدا سے — ضرورت نہیں ماسوائے محمدؐ
یہی برقؔ کی التجا ہے خدا سے — کہ حاصل اسے ہو لقائے محمدؐ
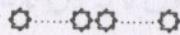
[۲۵؍دسمبر ۱۹۳۱ء]

زمزمۂ نعت

مولوی عبدالحلیم ناظم صدیقی دربھنگوی [دہلی]

رکھتا ہوں فقط دل میں تمنائے محمدؐ — یارب! مجھے دِکھلا دے تجلائے محمدؐ

اللہ کے دشمن ہیں سب اعدائے محمدؐ — محبوب خدا کے ہیں احبّائے محمدؐ

کیا گلشنِ فردوس میں دیکھی ہے کسی نے؟ — یہ فرحتِ باغِ طرب افزائے محمدؐ

رفعت میں بڑھا مہر منور سے زیادہ — جو ذرہ پڑا زیر کفِ پائے محمدؐ

تحصیلِ شرف کے لیے جبریل امینؑ نے — پَر اپنا بچھا ڈالا تہِ پائے محمدؐ

باقی نہ رہی مشکِ ختن کی کوئی عزت — پھیلی جو بوئے زلفِ سمن سائے محمدؐ

کس منہ سے بیاں شانِ حبیبی کا ہو اسکی — خود رب جہاں جب کہ ہو شیدائے محمدؐ

جب عشقِ نبیؐ میں یہ جنوں ہے ترا ناظم — کر بادیہ پیمائیِ صحرائے محمدؐ

[۳؍اکتوبر۱۹۳۰ء]

نعت

عبدالرب آثم جائسی [کان پور]

ازل سے میں ہوں مبتلائے محمدؐ — مرا دل ہے یارب فدائے محمدؐ

مجھے اپنی بخشش کا پورا یقیں ہے — کہ رکھتا ہوں دل میں ولائے محمدؐ

ائمہ کے صدقے میں پائیں حدیثیں — ہمیں آ رہی ہے صدائے محمدؐ

معطر ہوا گوشہ گوشہ جہاں کا — کھلی مشک زلفِ دوتائے محمدؐ

خطر مجھ کو لغزش کا مطلق نہیں ہے — ہے رہبر مرا نقش پائے محمدؐ

مری جان جائے مجھے غم نہیں ہے — ترا عشق دل سے نہ جائے محمدؐ

صفت ہم میں اکسیر کی ہوگئی ہے — ہوئے جب سے ہم خاکپائے محمدؐ

لگاؤں میں آنکھوں میں سرمہ کے بدلے — ملے مجھ کو گر خاکِ پائے محمدؐ

نہ لوں گا نہ لوں گا نہ لوں گا میں آثم!
ملے گرچہ جنت بجائے محمدؐ!

[۲۲؍جنوری ۱۹۳۲ء]
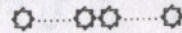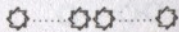
نعت

مولوی محمد سلیم خان اسلم [دربھنگہ]

زبان پر بتکرار آئے محمدؐ　　محمدؐ محمدؐ ثنائے محمدؐ

یہ اعجاز باقی ہے کس کا ابھی تک　　کہ شاہد ہے قرآں برائے محمدؐ

درودِ نبی کیوں نہ ہو وردِ رحمت　　خدا بھیجتا ہے برائے محمدؐ

گھٹا معرفت کی اُٹھی میکدے پر　　چلی مے کشوں میں ہوائے محمدؐ

پلا جام ساقی مریضِ الم ہوں　　مرے دردِ دل کی دوائے محمدؐ

مدینے میں یا رَب مری روح نکلے　　دل وجاں سے میں ہوں فدائے محمدؐ

اسی پر قناعت اسی کی ہوس ہے　　میسر مجھے ہو رضائے محمدؐ

نکیل اپنی تھامے ہوئے راہبر ہے　　چلوں کیوں نہ جیسے چلائے محمدؐ

[۶/مئی ۱۹۳۲ء]

دِکھا یا رَب مجھے کوئے محمدؐ

منشی محمد شریف [لائل پور]

صبا لے چل مجھے سوئے محمدؐ　　ہے دل میں خواہش کوئے محمدؐ

معطر ہو گیا سب باغِ عالم　　ہے پھیلی چار سو بوئے محمدؐ

مشرف ہو گا دیدارِ خدا سے　　کہ دیکھا جس نے یاں روئے محمدؐ

منور کر دیا سارے جہاں کو　　بہت پُرنور تھا روئے محمدؐ

سعادت مند ہیں اس میں نہاتے　　وہ پُرتاثیر تھی خوئے محمدؐ

ہوا نابود دیوِ کفر و الحاد　　چلا جب تیر ابروئے محمدؐ

ہوئی دنیا سے پنہاں ظلمتِ کفر　　عیاں جب ہوگیا روئے محمدؐ

ہے بے شک اُس کا جنت میں ٹھکانا　　ہوا جو عاشقِ خوئے محمدؐ

دعا مانگ اے شریفؔ ہر دم خدا سے
دِکھا یا رب مجھے کوئے محمدؐ

[۹/اگست ۱۹۳۵ء]
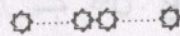
نعت شریف

محمد رفیع محضرؔ پرتاب گڑھی (تلمیذ زیبا ناروی)

زمانے میں نظر آیا جسے جلوۂ محمدؐ کا
وہ محضرؔ بے تامل ہوگیا شیدا محمدؐ کا

شہادت دی نبوت کی شجر نے بھی حجر نے بھی
جہاں کے ذرہ ذرہ نے پڑھا کلمہ محمدؐ کا

نہ ہوگا حشر کے میدان میں ان کا کوئی ثانی
نظر آئے گا لہراتا ہوا جھنڈا محمدؐ کا

یہ ختم المرسلینؐ ہیں اور ہیں اللہ کے پیارے
یہ ہے درجہ محمدؐ کا یہ ہے رُتبہ محمدؐ کا

تمنا ہے الٰہی جب سرِ بالیں اَجل آئے
دمِ رخصت رہے لب پر مرے کلمہ محمدؐ کا

اُسے کیا خوفِ دوزخ فکرِ جنت خطرۂ محشر
لیے پھرتا ہے اپنے سر میں جو سودا محمدؐ کا

جلا سکتی نہیں پھر آگ دوزخ کی اُسے ہرگز
جو پڑھ لے مرتے مرتے اِک دفعہ کلمہ محمدؐ کا

جو شرک و کفر سے دامن بچالے اپنا اے محضرؔ
وہی پیارا خدا ہے وہی پیارا محمدؐ کا

[۱۵/اگست ۱۹۳۸ء]
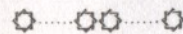
نعت شریف

محمد نجیب اللہ نشترؔ

رہوں یا رب جہاں میں حشر تک شیدا محمدؐ کا
قیامت میں اُٹھوں پڑھتا ہوا کلمہ محمدؐ کا

ہوئی کافور ظلمت کفر کی اس بزمِ دنیا سے
ہوا جس وقت نور افشاں رخِ زیبا محمدؐ کا

نظر غیروں پہ کب اس کی پڑے بزمِ حسیناں میں
نظر اِک بار جس کو آگیا جلوہ محمدؐ کا

رسالت کی ہوئی تکمیل اس ذاتِ مقدس سے
ہے قرآں اس پہ شاہد بڑھ گیا رُتبہ محمدؐ کا

جہانِ کفر میں اِک اضطرابی ہو گئی پیدا
پئے تبلیغِ ایماں جب بجا ڈنکا محمدؐ کا

وہ دل پھر دل نہیں جس میں نہ ہو اُلفت محمدؐ کی
وہ سر بیکار ہے جس میں نہ ہو سودا محمدؐ کا

دیارِ قلب کی روشن شبِ دیجور ہو جائے
تصور میں جو آ جائے رخِ زیبا محمدؐ کا

اگر خواہش تری ہے تجھ سے ہو مولا ترا راضی
پکڑ لے صدق دل سے اسوۂ حسنہ محمدؐ کا

بنا لے اپنا دستور العمل قرآن و سنت کو
چلا جا بے دھڑک جنت میں ہے وعدہ محمدؐ کا

شفاعت چاہتا ہے نشتر گر نعتِ محمدؐ کر
تو ہو جا جان و دل سے عاشق و شیدا محمدؐ کا

[۲/ جون ۱۹۳۹ء]
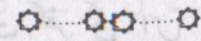
نعت شریف

منشی محمد عبدالرحیم شائق رنگون

تحریر ہو کیا وصف نبیؐ کریم کا
عالم وہی ہے علمِ خدائے علیم کا

یکساں تھے اس کے فیض و کرم خاص و عام پر
حامی تھا وہ غریب و امیر و یتیم کا

آدمؑ سے تا مسیحؑ کسی سے نہ ہو سکا
شق القمر تھا کام رسولِ کریمؐ کا

ہو عاملین سنتِ نبویؐ کو خوف کیا
میزاں کا پل صراط کا نارِ جہیم کا

شائق گلا کروں میں مقدر کا اپنے کیا
ہر حال میں ہے شکر غفور رحیم کا

[۲۶/ مارچ ۱۹۳۷ء]

نعت شریف

منشی محمد عبدالرحیم شائق رنگون

سرِ عرش بریں جس دم ہوئی دعوت محمدؐ کی
خدا خود میزباں تھا دیکھیے عزت محمدؐ کی

جو مانگا وہ دیا حق نے کہا جو وہ سُنا حق نے
رضامندی رہی حق کو بہرصورت محمدؐ کی

بشر سے ہو نہیں سکتا ملائک کر نہیں سکتے
خدا نے کی کلامِ پاک میں مدحت محمدؐ کی

مٹایا کفر عالم سے دِکھائی راہِ حق جس نے
خدا کی شان! تھی وہ ذات بابرکت محمدؐ کی

یہ رُتبہ دیکھیے فخرِ رسولانِ جہاں کا ہے
یدِ قدرت کی بیعت تھی ہوئی بیعت محمدؐ کی

زمانے کو سبق حاصل ہوا جس سے اُخوت کا
وہ تھی خلت محمدؐ کی وہ تھی ملت محمدؐ کی

مریض غم شفا پائے، تنِ بیجاں میں آئے
مدینے سے اگر لائے صبا نگہت محمدؐ کی

بھڑکتی آگ ٹھنڈی ہوگئی جس سے جہنم کی
وہ ذات سرمدی تھی باعثِ رحمت محمدؐ کی

خدا خود ناخدا ہے جب گنہگاروں کے بیڑے کا
بھنور میں آئے گی کیا کشتیِ اُمت محمدؐ کی

اُٹھایا آپ نے بارِ شفاعت دوشِ اقدس پر
خدا کے فضل سے کچھ کم نہ تھی ہمت محمدؐ کی

قیامت میں دِکھائے گی جو شانِ کبریا شائقؔ
مری آنکھوں کی پتلی ہوگی وہ عظمت محمدؐ کی

[۲۵ر ربیع الثانی ۱۳۴۹ھ]

✿⋯✿✿⋯✿

نعت شریف

محمد داؤد عجز

الٰہی دے مجھے ہمت کروں طاعت محمدؐ کی
نہ چھوڑوں جب تلک زندہ رہوں ملت محمدؐ کی

محمدؐ کی اطاعت میں سراپا محو ہو جاؤں
رہے آخر تلک دل میں مرے اُلفت محمدؐ کی

نصیبا جاگ جائے گا کسی دن خواب میں میرا
نظر آجائے گی تصویر گر! حضرت محمدؐ کی

محمدؐ مقتدیٰ ہیں مقتدی خلقت تمامی ہے
خدا کی ہے وہی طاعت جو ہے طاعت محمدؐ کی

شرافت کا بھلا میرے لیے پھر کیا ٹھکانا ہے
دم آخر میسر ہو اگر سنت محمدؐ کی

الٰہی عجز کی یہ آرزو کر دیجیو پوری
سدا دیکھا کرے فردوس میں صورت محمدؐ کی

[۲۴ر اپریل ۱۹۳۱ء]

✿⋯✿✿⋯✿

نعت

مرتبہ: حافظ عبدالقیوم المتخلص ناچیز گلبرگوی

کلامِ پاک میں ارشادِ حق ہذا صراطی ہے
سمجھ غافل ذرا اس کو یہ ہے ملت محمدؐ کی

کرے اس وقت جو دعویٰ نبوت کا وہ کاذب ہے
بنی ہے خاتم پیغمبراں خلقت محمدؐ کی

ہوئے کعبہ میں بت اوندھے ہراساں ہوگئے شیطاں
حجازِ پاک میں جس دم ہوئی بعثت محمدؐ کی

نہوں کیوں شافع محشر نہوں کیوں ساقیِ کوثر
انوکھی دونوں عالم میں ہوئی خلقت محمدؐ کی

نبی کے چاہنے والوں کو کب چاہت ہے غیروں کی
حصولِ وصل خالق ہے یہی چاہت محمدؐ کی

مزا آئے گا عشاقِ نبی کو حوضِ کوثر پر
محمدؐ بیچ میں ہر سمت ہو اُمت محمدؐ کی

خداوندا مری یہ آرزو تو کیجیو پوری!
سدا دیکھا کروں میں خلد میں صورت محمدؐ کی

[۲۷ر فروری ۱۹۳۱ء]

کھڑے دیکھا کریں گے حشر میں صورت محمدؐ کی

سلیمان داؤد جی بھائی میاں [سورت]

خدا کے ماننے والے کریں طاعت محمدؐ کی
خدا کے چاہنے والے کریں چاہت محمدؐ کی

زمانہ بھر میں لاثانی ہوئی خلقت محمدؐ کی
کلام اللہ میں ہے عادت و سیرت محمدؐ کی

مبرا عیب سے ہے بے ضرر حکمت محمدؐ کی
فلاحِ دین و دنیا ہے یہی طاعت محمدؐ کی

مسلمانو اگر تم کو ہے کچھ اُلفت محمدؐ کی
رکھو ہر امر میں مدنظر سنت محمدؐ کی

اُٹھے دنیا سے دل میں لے کے جو اُلفت محمدؐ کی
کھڑے دیکھا کریں گے حشر میں صورت محمدؐ کی

خدا کے بعد رُتبہ خاتم پیغمبراں کا ہے
اسی پر سوچ اے غافل ذرا حرمت محمدؐ کی

یہی ہے رہنمائے حق یہی ہے عروۃ الوثقیٰ
محافظ دین و ایماں کی ہے بس طاعت محمدؐ کی

چلو قرآن پر دل سے عمل سنت پہ ہو دل سے
وہ ہے اللہ کی خدمت یہ ہے خدمت محمدؐ کی

خدا راضی ہوا اُن سے خدا سے وہ ہوئے راضی
جنھوں نے جان و دل سے مان لی دعوت محمدؐ کی

زبانی دعوٰیِ حب نبی بے سود ہے یارو
ابوطالب کو کیا کم چاہ تھی حضرت محمدؐ کی

مسلمانی کے دعوے پھر زمانہ بھر سے کیا نسبت
ہمارے واسطے تو فخر ہے نسبت محمدؐ کی

کسی کا فعل اور فرمان حجت ہو نہیں سکتا
مگر حجت ہے فرمانِ خدا سنت محمدؐ کی

فرائض اور سنت کو نہ چھوڑ احقر نہ چھوڑ احقر
انھی دو نقش میں ہے سیرت و صورت محمدؐ کی

[۴؍ربیع الثانی ۱۳۴۹ھ]

٭٭٭
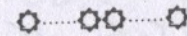
مدح سنت

منشی خواجہ میاں تھرگا [کلگھٹکی، ضلع دھارواڑ]

خدا سے جا ملاتی ہے ہمیں ملت محمدؐ کی
کہ سب راہوں سے ہے خیر السنن سنت محمدؐ کی

ہوا جب نور افگن رحمت عالم کا مہ روشن
لقب خیر الامم کا پائی ہے اُمت محمدؐ کی

زبان نعت ہو گن گائے ہر موئے بدن ہر آن
قیامت تک نہ ہوگی کچھ ادا مدحت محمدؐ کی

ملک پر جن و انساں پر خدا کی سب خدائی پر
خدا کے بعد عظمت منزل عزت محمدؐ کی

وہی لیں گے پیالہ ساقی کوثر کا محشر میں
جو یاں مخمور ہوں پی کر مئے سنت محمدؐ کی

شرف ہمسائیگی کا پائے گا جنت میں احمدؐ کی
منقش جس کے دل میں عکس ہو صورت محمدؐ کی

نہیں حاجت ہمیں اغیار کے اقوال و آرا کی
ملی ہے ہم کو جب خیر السنن سنت محمدؐ کی

کلام پاک سبحاں میں ہے فرماں واجب الاذعاں
خدا راضی ہو تم سے لو اگر سنت محمدؐ کی

کہیں جب نفسی نفسی ہر نبیؑ کل حشر میں ہم کو
سنا دے گی نوید ''اُمتی'' رحمت محمدؐ کی

خدا سے کر طلب خواجہؔ شراب حب محمدؐ کی
یہاں توفیق سنت کی وہاں قربت محمدؐ کی

[۹/اکتوبر ۱۹۳۱ء]
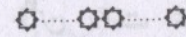
نعت

عبدالقیوم خادم [گوجرانوالہ]

کر لیا مجھ کو مسلمان رسولِ عربی
تیرے صدقے ترے قربان رسولِ عربی

کیا نمونہ ہے تری شانِ وفاداری کا
ہوئے دشمن ترے مہمان رسولِ عربی

کیا لکھوں تیری سخاوت کا بیاں شاہ سخا
تیرا دنیا پہ ہے احسان رسولِ عربی

تیرا اخلاق، محبت تری اللہ اللہ
لائے کافر بھی ہیں ایمان رسولِ عربی

در بدر پھرتا ہے خادم ترا شیدا تیرا
کاش ہو جائے یہ دربان رسولِ عربی

[۲۵/مارچ ۱۹۳۲ء]
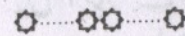
نعتیہ کلام

منشی محمد ایوب

کیوں نہ ہم دل سے ہوں قربان رسولِ عربی
جب کہ خالق ہے ثنا خوان رسولِ عربی

مچ گئی دھوم عرب میں کہ وہ لائے تشریف
ساری اُمت کے نگہبان رسولِ عربی

سرنگوں ہو گئے بت نام محمدؐ سن کر
دب گیا کفر بڑھی شانِ رسولِ عربی

کھل بلی پڑ گئی باطل کے پرستاروں میں
جب سُنا لائے ہیں قرآن رسولِ عربی

سارے ادیان کا ناسخ ہے یہ دین اکمل
سب پہ غالب ہوا فرمان رسولِ عربی

منحصر ان کی غلامی پہ ہے دنیا کی نجات
اللہ اللہ ہے کیا شان رسولِ عربی

کس طرح غیر کی اُلفت ہو ہمارے دل میں
ہم تو ہیں عاشق بے جان رسولِ عربی

ہے یہ ارشاد نبیؐ ہو گے نہ ہرگز گمراہ
دل سے مانو گے جو فرمان رسولِ عربی

غیر کا قول نہیں حجت شرعی ہم کو
جب کہ موجود ہے فرمان رسولِ عربی

شرط انصاف یہ ہے چھوڑ کے سب رسم و رواج
دل سے ہو تابع فرمانِ رسولِ عربی

[۲۲ر دسمبر ۱۹۳۳ء]

نعت
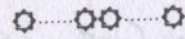
ابوالرضا ضیاء اللہ خان عابد رام پور

خلائق سے افضل ہمارا محمدؐ
خداوندِ عالم کا پیارا محمدؐ

ہوا ذاتِ اقدس سے عالم منور
ہے مومن کی آنکھوں کا تارا محمدؐ

نہ کیوں کر خلائق ہو شیدا کہ رب نے
بڑی خوبیوں سے سنوارا محمدؐ

شیاطین نے خوف سے منہ چھپائے
ہوئے جگ میں جب آشکارا محمدؐ

مظالم کو میٹا کہ سختی کسی پر
نہ کرتے تھے ہرگز گوارا محمدؐ

دعا ہے کہ اپنی شفاعت سے مجھ کو
نہ محروم رکھیں خدارا محمدؐ

قیامت میں عابدؔ پہ ہو نظرِ رحمت
کہ ہے وہ ثنا گو تمھارا محمدؐ

[۱۷ر جون ۱۹۳۲ء]

نعت شریف

ابوالوفا مصطفٰے خان نادم اجمیری

فرض ہے اے مسلمو طاعت رسول اللہ کی
دین کی بنیاد ہے سنت رسول اللہ کی

آخری دم تک نہ چھوڑا دامنِ تبلیغ کو
حبّذا صلِّ علیٰ ہمت رسول اللہ کی

آرزو یہ ہے کہ موت آئے مدینہ میں مجھے
جان لیوا ہے اگر فرقت رسول اللہ کی

منکر حق کے لیے یہ بھی ہے اِک کافی دلیل
عرش سے تا فرش ہے شہرت رسول اللہ کی

کفر کی تاریکیاں دنیا سے رخصت ہوگئیں
چھا گئی عالم پہ جب رحمت رسول اللہ کی

حق تعالیٰ اُن پہ رحمت کی نظر فرمائے گا
روز و شب کرتے ہیں جو مدحت رسول اللہ کی

شکر ہے صد شکر تیرا یا الٰہ العٰلمین
کی عطا تو نے مجھے نسبت رسول اللہ کی

مبتلائے شرک و بدعت ہیں جو مسلم بے خطر
کیسے ہو سکتے ہیں وہ اُمت رسول اللہ کی

یوں تو اے نادمؔ ہزاروں نسبتیں دنیا میں ہیں
سب سے بہتر ہے مگر نسبت رسول اللہ کی

[۲۸؍فروری ۱۹۳۶ء]
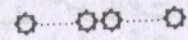
نعت شریف

ایم-آر-نواب دہلوی

دل اور نظر ہی نہیں شیدائے محمدؐ — رگ رگ میں سمائی ہے تمنائے محمدؐ

وہ خاک نہیں خاک مگر خاکِ شفا ہے — جس خاک پہ ہو نقشِ کفِ پائے محمدؐ

دن رات یہی ایک لگن دل کو لگی ہے — آ جائے نظر چہرۂ زیبائے محمدؐ

بیمارِ محمدؐ ہوں مری بس یہ دوا ہے — مل جائے مجھے خاکِ کفِ پائے محمدؐ

حق دار ہوں جنت کا یہ دعویٰ نہیں بے جا
جب دل سے ہوں نوابؔ میں شیدائے محمدؐ

[۲۳؍اپریل ۱۹۳۷ء]

نعت رسول ﷺ

حافظ ابوالمنیر خدا بخش صغیر [چنیوٹ]

جو بدگماں ہوا ہے کلامِ رسولؐ سے
اس کو تو دشمنی ہے پیامِ رسولؐ سے

قرآں ملا ہے ہم کو زبانِ رسولؐ سے
سمجھیں نہ کیوں ہم اس کو کلامِ رسول سے

حامل ہے حکم رب کا فقط اِک رسولِ پاکؐ
سرسبز دیں ہوا ہے نظامِ رسولؐ سے

مذہب کی راحتوں سے وہ محروم ہی رہا
خوشبو نہ جس نے سونگھی مشامِ رسول سے

راضی خدائے پاک نہ اس سے ہوا کبھی
منکر ہے جو درود و سلامِ رسول سے

کہتے ہیں جس کو دیں وہ زبانِ رسول ہے
ہم کو ملا ہے دین کلامِ رسول سے

حکمت کہا خدا نے حدیثِ رسول کو
مومن بنا حکیم کلامِ رسول سے

توفیق دے خدایا ہر اِک اہلِ دین کو
مذہب کی لیں ہوا سبھی بامِ رسول سے

[۱۷؍نومبر ۱۹۳۹ء]

نعت شریف

روح الحسن شہرت

جو کرتے رہیں گے اطاعت نبیؐ کی
انھیں کے لیے ہے شفاعت نبیؐ کی

کہاں تاب و طاقت کہاں اتنا یارا
کہ میری زباں سے ہو مدحت نبیؐ کی

عبادت کی راتیں گزاریں حرا میں
الٰہی یہ جرأت یہ ہمت نبیؐ کی

مجھے آپ اپنی خبر بھی نہیں ہے
اثر کر گئی جب سے اُلفت نبیؐ کی

مدینے میں جلدی پہنچ جاؤں یارب
نگاہوں میں پھرتی ہے تربت نبیؐ کی

قیامت کے دن ہوگا دیدارِ احمدؐ
قیامت میں ہوگی زیارت نبیؐ کی

مجھے نارِ دوزخ سے کچھ ڈر نہیں ہے
مرے حال پر ہے عنایت نبیؐ کی

تڑپتا ہوں یا رَب جدائی میں ہر دم
دِکھا دے مجھے جلد صورت نبیؐ کی

یہی کام دنیا میں تیرا ہے شہرتؔ
بجا لا دل و جاں سے طاعت نبیؐ کی

[۲۳/اگست ۱۹۴۰ء]

نعت شریف

عبدالصمد اختر جودھ پوری

ہمیں دل سے پیاری ہے صورت نبیؐ کی
ہمیں جاں سے پیاری ہے سیرت نبیؐ کی

خدا کی اطاعت ہے طاعت نبیؐ کی
رضائے خدا ہے محبت نبیؐ کی

وہ رحمت جہاں کے لیے بن کے آئے
ہر اِک پر تھی بے حد سخاوت نبیؐ کی

جہنم سے بچنا ہے گر تم کو یارو!
تو دل سے کرو تم اطاعت نبیؐ کی

طریقہ پہ حضرتؐ کے جو یاں چلے گا
اسی کو ملے گی شفاعت نبیؐ کی

نہ مسلم کی حالت زبوں آج ہوتی
اگر دل سے کرتے اطاعت نبیؐ کی

وہ ایندھن جہنم کے لاریب ہوں گے
جنھوں نے نہ کی دل سے عزت نبیؐ کی

بہت ہجر میں دل ہے بے چین یارب
مجھے خواب میں ہو زیارت نبیؐ کی

یہی ہے تمنا، یہی آرزو ہے
ہو جنت میں حاصل معیت نبیؐ کی

اطاعت میں سرگرم ہو جاؤ اخترؔ
اگر چاہتے ہو رفاقت نبیؐ کی

[۲۱/جون ۱۹۴۰ء]
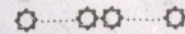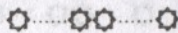
نعت شریف

بہار احمد فہیم

گنجینۂ اسرار ہیں سرکارِ مدینہ
آئینۂ اظہار ہیں سرکارِ مدینہ

جس آب نے کیں کھیتیاں ایمان کی شاداب
وہ ابرِ گہر بار ہیں سرکارِ مدینہ

اللہ رے وسعت کدۂ رحمتِ عالم
ہر شخص کے غم خوار ہیں سرکارِ مدینہ

دشمن پہ بھی اللہ غنی آپ کے احسان
تحسین کے حقدار ہیں سرکارِ مدینہ

کی حق سے دعا جس نے مخالف کے لیے بھی
وہ پیکرِ ایثار ہیں سرکارِ مدینہ

ظلمت کدۂ کفر ہے منت کش اسلام
آئینہ انوار ہیں سرکارِ مدینہ

اچھا ہے فہیم اس میں کہ ہم چھوڑ دیں اُن کو
جن رسموں سے بیزار ہیں سرکارِ مدینہ

[۱۴/اپریل ۱۹۳۹ء]
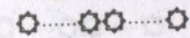
نعت شریف

منشی محمد عبدالرحیم شائق رنگون

ہوتا ہے وہاں احمدؐ مرسل کا گزر بھی
جلتے ہیں جہاں حضرتِ جبرئیل کے پر بھی

ایمائے نبیؐ پاتے ہی چلتے ہیں شجر بھی
گویا لبِ اعجاز سے ہوتے ہیں حجر بھی

روضۂ پہ محمدؐ کے پہ جو پڑ جائے نظر بھی
دل اپنا تصدق ہو فدا جان و جگر بھی

اللہ رے وہ جلوۂ پُرنور محمدؐ
ہیں جس کو خجل دیکھ کے سورج بھی قمر بھی

خوبی ہے ترے حسنِ خداداد میں ایسی
دیکھے ترا جلوہ تو تڑپ جائے نظر بھی

خورشید کو رجعت ہوئی پاتے ہی اشارہ
شق ہوگیا انگشت مبارک سے قمر بھی

اللہ کے محبوب کا رُتبہ کوئی دیکھے
کہلاتے ہیں وہ ختم رسل فخرِ بشر بھی

حقا نہیں کوئی شہہِ بطحا کے برابر
جن بھی ہیں فرشتے بھی ہیں حوریں بھی بشر بھی

رکھتے ہیں دماغ عرش پہ طیبہ یے بھکاری
لاتے ہیں خیالوں میں کہیں دولت و زر بھی

[۲۴/اگست ۱۹۳۴ء]
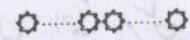
نعت شریف

ہوتا ہے وہی آپ جو کہتے ہیں زباں سے
اللہ نے بخشا ہے وہ باتوں میں اثر بھی

جب سیف چمکتی تھی سرِ رزم نبیؐ کی
جاتا تھا دہل لشکرِ اعدا کا جگر بھی

آئے ہیں شفاعت کے بھروسے سرِ محشر
یا شافع محشر نگہہِ لطف اِدھر بھی

مولا مرے آقا مرے محشر میں خدارا
رکھنا سرِ عاصی پہ عنایت کی نظر بھی

جاتے ہیں جو محبوبِ خدا سیر جناں کو
تعظیم کو جھک جاتی ہے ہر شاخِ شجر بھی

پڑھتا ہوں جہاں نعتِ محمدؐ کو میں شائق
اِک وجد میں آجاتے ہیں دیوار بھی در بھی

[۳/اگست ۱۹۳۴ء]
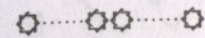
ثنائے محمد بود دلپذیر

شاکر صدیقی گیاوی

محمد مصطفیٰؐ صلِ علیٰ کا وصف کیا کہیے
خدا کے بعد سب سے آپ رُتبہ بڑا کہیے

مکینِ گنبدِ خضرا حبیبِ کبریا کہیے
نبی اُمی لقب اور مہبطِ وحیِ خدا کہیے

اگر موسیٰؑ بھی آجائیں تو ان کا مقتدا کہیے
حکیم و نکتہ سنج و فلسفی کا رہنما کہیے

رفیع المرتبت کل پیشوا کا پیشوا کہیے
مطاعِ جن و اِنس و رہبرِ شاہ و گدا کہیے

سراپا رحمۃ للعالمیں خیر الورا کہیے
نبوت کا تتمہ اور اس کی ابتدا کہیے

ہجومِ حشر میں خیرالامم کا آسرا کہیے
قسیمِ حوضِ کوثر شافع روزِ جزا کہیے

تحیہ بھیجیے جب آپؐ کی مدح و ثنا کہیے
جب آئے نام تو صل علیٰ صل علیٰ کہیے

[۲/اگست ۱۹۴۰ء]

نعت در مدحت سرورِ کائنات ﷺ

منشی محمد عبدالرحیم شائق رنگون

غم ہو عذابِ حشر کا محشر میں کیا مجھے
بخشائیں گے خدا سے حبیب خدا مجھے

نامِ نبیؐ ہے دافعِ رنج و بلا مجھے
کافی ہے دردِ دل کے لیے یہ دوا مجھے

دل میں رہے، جگر میں رہے، سینہ میں رہے
عشقِ نبیِ پاک ہے پیارا بڑا مجھے

کرتا ہوں میں تلاوتِ والشّمس دم بہ دم
آتا ہے جب خیالِ رُخِ مصطفیٰ مجھے

دوزخ سے، پل صراط سے، گرمیِ حشر سے
دیں گے نجات شافع روز جزا مجھے

جب سر چڑھیں گی نیر محشر کی گرمیاں
دے گا اماں وہ دامنِ گلگوں قبا مجھے

پوچھوں، جو وہ نگاہِ مسیحا صفت ملے
کب تک ملے گی دردِ جگر کی دوا مجھے

بدلوں نہ خلد سے کبھی گلزار مجتبیٰ
مرغوب ہے وہ باغِ نبی کی فضا مجھے

مدحت طرازِ وصفِ حبیب خدا ہوں میں
شائق خدا سے اس کا ملے گا صلا مجھے

[۶/ مارچ ۱۹۳۱ء]

نعت شریف

خان زادہ غلام احمد خان سوداگر [کوہاٹ]

محمدؐ صاحبِ اخلاق نور افشان رحمانی
ضیا بخش ہدایت چشمۂ ارواحِ انسانی

محمدؐ دلبرِ حق ہادیِ راہِ مسلمانی
رسولِ رحمتہ للعالمیں محبوب سبحانی

وہ مہر و لطف کے مخزن وہ عدل و رحم کے معدن
نذیر و ناظر حق کاشفِ اسرار یزدانی

وہی ہے جابدِ اکبر وہی ہے سیّد رہبر
وہی ہے شافع محشر وہی ہے نور نورانی

ولیکن بندۂ محکوم اُس درگاہ عالم کا
کہ جس نے محض اپنے لطف سے دی یہ جہانبانی

اُسی دیں کے وہ داعی تھے جو آدم سے چلا آیا
اُسی دعوت کے حامی جس پہ تھے وہ آدمِ ثانی

اُسی شربت کے ساقی جس کے ساقی تھے خلیل اللہ
اُسی مسلک کے رہبر جس پہ تھے موسیٰ عمرانی

اُسی اسلام کے رہبر تھے جو ہے دینِ ربانی
بشارت دینے والے جس کے تھے عیسیٰ روحانی

[۱۶/ صفر المظفر ۱۳۴۲ھ]

نعت

امان اللہ خاں ماہ

اے کہ ترے جمال سے مٹ گئی ظلمتِ جہاں
ابر سیاہ سے ہوا ماہ دو ہفتہ اِک عیاں

اے کہ ترا وجود تھا ، پرتوِ نورِ کردگار
رحمتِ حق کی تھی نمود، تیری ہی ذات میں نہاں

وعظ ترا وہ پُراثر ، معجزہ تھا بذاتِ خود
سنتے تھے جس کو شوق سے پیر سے لے کے تا جواں

ایسا حلیم و بردبار جس کی نہیں کوئی مثال
خلق کے اُس کے تھے سبھی مسلم و گبر مدح خواں

سرورِ جملہ انبیا ، خیر الامم کا قبلہ گاہ
سیّد و افضل البشر ، اور شفیعِ عاصیاں

اُنس و محبت اس قدر ، جود و سخاوت اس قدر
حق و صداقت اس قدر ، یہ تھی رسولِ حق کی شاں

ہم کو بتائی راہِ راست ، یاد دلائی حق کی یاد
بھیجو درود اور سلام ، بر شہِؐ قومِ مومناں

آخری میری التجا ، شاہِ دو کائنات سن
واسطہ تیرے دوست کا جس پہ نثار مال و جاں

نام ہمارا ہو بلند، شوکت و شان ہو وہی
پھر اُسی طرح سے اُڑے ، تیرے غلاموں کا نشاں

ماؔہ یہیں پہ ختم کر ، طول نہ دے زیادہ اب
مجھ میں نہیں رہا ہے دم، جس سے ہلاؤں میں زباں

[۲۴؍جنوری ۱۹۳۶ء]
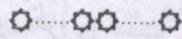
ترانۂ نعت

ابوالاخلاق محمد اسحاق ظامی

مجھے وہ دل دے نبیؐ پہ نثار ہو جاؤں
الٰہی زندہ دلوں میں شمار ہو جاؤں

نبیؐ کے خاک نشینوں میں بیٹھ کر میں بھی
دیارِ ہند میں اِک تاجدار ہو جاؤں

ملے جو دولتِ عشقِ نبیؐ سے کچھ پونجی
جہانِ عشق میں پھر مالدار ہو جاؤں

خدائے پاک کی رحمت جو جوش میں آئے
جنابِؐ پاک کا میں خاکسار ہو جاؤں

پلا دے ساغرِ عشق حضورؐ ظامؔی کو
کہیں پیاس سے نہ بے قرار ہو جاؤں

[۱۲؍اکتوبر ۱۹۳۴ء]

شانِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

محمد وزیر خان شرقیؔ [دھولپور]

مرتبہ محبوبیت کا حق سے پایا آپؐ نے
نور سے دنیا کو روشن کر دِکھایا آپؐ نے

پردۂ غفلت کو نظروں سے ہٹایا آپؐ نے
جو نہ دیکھا تھا وہ آنکھوں کو دِکھایا آپؐ نے

اک جہاں کو کلمۂ طیب پڑھایا آپؐ نے
کافروں کے کفر کا نقشہ مٹایا آپؐ نے

مومنوں کو نار دوزخ سے بچایا آپؐ نے
راستہ رحمت سے جنت کا بتایا آپؐ نے

سو رہے تھے بے خبر غفلت میں سب جن و بشر
جو نہ کانوں نے سنا تھا وہ سنایا آپؐ نے

آپ کے صبر و تحمل کا بیاں کس منہ سے ہو
دشمنوں کا بھی نہ اپنے دل ستایا آپؐ نے

شافعِ محشر بھی ہو محبوبِ رب العالمیں
یہ لقب اللہ کی رحمت سے پایا آپؐ نے

کر دیا مشرق سے مغرب تک جہاں جلوہ نما
کرکے روشن شمع وحدت کو دِکھایا آپؐ نے

جان کیوں قرباں نہ ہو، دل ہو نہ کیوں ہر دم نثار
شرقیؔ کو اللہ کا بندہ بنایا آپؐ نے

[۱۳/اپریل ۱۹۳۴ء]
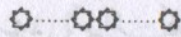
نعت شریف

مولوی ابوالحلیم محمد عبدالرحیم [بازار بلہاری]

حسن احمدؐ پہ فدا جان و جگر ہو جائے
داغِ اُلفت مرے سینے میں قمر ہو جائے

تاب کیا لائے جو آب لب و دنداں دیکھے
منفعل غرقِ عرق لعل و گہر ہو جائے

جستجوئے دل شیدا یہی کافی ہے مجھے
قول یا فعل محمدؐ کی خبر ہو جائے

گرم بازارِ محمدؐ ہے بروز محشر
دیکھ کر سرد اُدھر نار سقر ہو جائے

خوف کیا ہے مجھے عصیاں کا بروز محشر
اس میں کیا شک ہے کہ رحمت کی نظر ہو جائے

[۱۲/جنوری ۱۹۳۴ء]

سنتِ خیر البشر

....

نہ بھٹکے راہ سے ہرگز جو سنت دیکھ کر نکلے
ملے محبوب سے جو پیروِ خیر البشر نکلے

طریق مصطفیٰؐ پر اپنی جاں پر کھیل کر نکلے
قیامت تک کسی جانب نہ وہ پھر بھول کر نکلے

تقاضا اِدعائے اُلفتِ احمد اسے سمجھو
جو سنت کے لیے اپنا یگانا چھوڑ کر نکلے

اطاعت غیر کی اور اُن سے اُمید شفاعت بھی
مسلمانو! یہ کس کی راہ پر تم بھول کر نکلے

چلے جب دُور سنت سے نہ پائی راہِ حق سیدھی
نہ آئے اپنے مرکز پر جو چکر کاٹ کر نکلے

نہیں کچھ فکر دنیا کی ، نہیں کچھ خوف عقبیٰ کا
کمر سنت سے کس کر جو خدا کے نام پر نکلے

بجز اِک پیرویِ سنتِ خیر البشرؐ عاشقؔ
نہ پائی راہ سیدھی کوئی لاکھوں ڈھونڈ کر نکلے

[۱۹/اکتوبر۱۹۳۴ء]

غزل در عشق محمدیؐ

منشی محمد عبدالرحیم شائق رنگون

جو پیر مے کدہ سے ہم کبھی انعام لیتے ہیں
مۓ عشقِ محمدؐ کا لبالب جام لیتے ہیں

صنم خانہ ہے ہم ہیں کلمۂ توحید ہے لب پر
بتوں کے روبرو اللہ کا ہم نام لیتے ہیں

نہ دِکھلا ہم کو خورشید قیامت گرمیاں اپنی
لواءِ الحمد کے سائے میں ہم آرام لیتے ہیں

طریقِ سنتِ نبویؐ کے منزل کے تھکے ماندے
پہنچ کر جنت الفردوس میں آرام لیتے ہیں

جمالِ مصطفیٰؐ کے تشنگانِ دید محشر میں
پہنچ کر حوضِ کوثر پر پیاپے جام لیتے ہیں

یہ کس کی یاد کرتی ہے انھیں بے چین رہ رہ کر
یہ کس کا نام شائقؔ مرغ بے ہنگام لیتے ہیں

[یکم/فروری ۱۹۳۵ء]

نعتِ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

محمد مسیح الزمان مسیح [عظیم آباد ضلع آرہ، شاہ آباد]

خدا نے کیا نوازا تجھ کو احمد مجتبیٰ کہہ کر!
کیا مشہور دنیا میں محمد مصطفےٰ ﷺ کہہ کر

شب معراج جب تیری سواری چرخ پر پہنچی
مچایا غل فرشتوں نے تجھے بدر الدجیٰ کہہ کر

بصد ناز و طرب ہر دم چمن میں بلبلیں ہر سُو!
مچاتی شور ہیں انت نبی صل علیٰ کہہ کر

خدا نے دی فضیلت جب تجھے سارے خلائق پر
پکاریں پھر نہ کیوں حور و ملک خیر الوریٰ کہہ کر

کبھی نکلا کبھی ڈوبا کبھی سورج گہن میں ہے
بنایا تجھ کو سورج بے گہن شمس الضحیٰ کہہ کر

کیا روشن جہاں میں تو نے جب شمع رسالت کو
صحابہ مثل پروانہ گرے نور الہدیٰ کہہ کر

[۲۶/جون ۱۹۴۲ء]
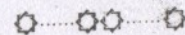
اِک عرب

میر شوکت سلطان کریمی [گوجرانوالہ]

معجزے دِکھلا دیے کس کی نگاہ شوق نے
کس نے ہر برباد بستی کو گلستاں کر دیا

کس نے آ کے سطوت کفار کا توڑا طلسم
قوتِ باطل کو کس نے خس بدنداں کر دیا

کس کے صدقے میں ابابیلوں نے کنکر پھینک کر
کفر کی طاقت کا شیرازہ پریشاں کر دیا

شرک کا طوفاں اُدھر اور تین سو تیرہ اِدھر
بے سر و سامانیوں کو ساز و ساماں کر دیا

ک اشارے پر کیا شق القمر کس ماہ نے
کس نے دنیا بھر کے داناؤں کو حیراں کر دیا

کس کی ہیبت سے گرے سجدے میں سب لات ومنات
ماسوا کے خواب کو خوابِ پریشاں کر دیا

کس نے اپنی رحمۃ للعالمینی کے طفیل
وزِ محشر بخششِ اُمت کا ساماں کر دیا

چھا رہی تھی ہر طرف ادبار کی تاریکیاں
ساقیِ کوثر نے اے شوکت چراغاں کر دیا

[۲۹/نومبر ۱۹۴۶ء]

نعت شریف

ابوایوب عبدالقیوم عفی [چک رجاوی، گجرات]

مرے پیشوا ہیں رسولِ خدا — میں ہوں اُن کی سنت پہ دل سے فدا

جو سنت کے عامل ہیں وہ بالیقیں — کریں گے محمدؐ پہ جاں کو فدا

جو اُلفت میں اللہ کی سرشار ہیں — نبیؐ کی وہ سنت سے کب ہوں جدا

نہیں میرے دل سے محبت گئی — نہ میں اُن کی سنت سے ہرگز جدا

جو عاشق نبی ہے نہیں دوستو! — رہے گا وہ محشر میں اُن سے جدا

خدا کے غضب سے جو بچنا ہے یار — نہ ہو دل سے اُلفت محمدؐ جدا

جو آیا ہوا شیفتہ آپ کا — محمدؐ کی ایسی ہے پیاری ادا

نبیؐ یوں تو سارے ہیں برتر ولے — محمدؐ کا رُتبہ ہے سب سے جدا

ہے عاجز پڑا چک رجاوی میں یہ
دِکھا جلد یثرب اسے بھی خدا

[۲۷؍نومبر ۱۹۳۱ء]

اِتباعِ سنت

محمد داؤد عجز

مزا آئے گا محشر میں فدایانِ محمدؐ کو
لبِ کوثر پہ جب موجود محبوب خدا ہوں گے

شفاعت کی تمامی خلق اُس دن منتظر ہوگی
محمدؐ کی قیادت میں تمامی انبیا ہوں گے

ہے جب تک زندگی ہرگز نہ چھوڑیں گے محمدؐ کو
جو ہیں سچے مسلماں جان سے اُن پر فدا ہوں گے

خدا کے واسطے جو مال و جاں قربان کرتے ہیں
بلا شک روز محشر انبیا کے ہم نوا ہوں گے

رکھے ہر وقت جو مدنظر سنت محمدؐ کی
بھلا اُس سے نہ کیوں کر خوش محمدؐ مصطفٰے ہوں گے

وظیفہ عجزؔ تو اپنا بنا قرآن و سنت کو
فوائد تجھ کو بس دارین میں بے انتہا ہوں گے

[۲۹؍اپریل ۱۹۳۲ء]

نعت شریف

احسان اللہ انورؔ

عام تاروں میں کہ جیسے ماہِ انور ایک ہے
انبیا میں ایسے ہی میرا پیمبرؐ ایک ہے

فخر ہے اُس پر ہمیں کہ رُتبۂ عالی میں وہ
نسلِ انسانی میں بھی نوری سے برتر ایک ہے

ہے یہی تعلیم اس کی غور سے سن لو اِسے
سجدہ کرنے کے لیے اللہ اکبر ایک ہے

[۷؍مارچ ۱۹۴۷ء]

ثنائے محمدؐ

محمد شریف ساحر [بنارس]

وہی ہوں گے زیرِ لوائے محمدؐ ہے مطلوب جن کو رضائے محمدؐ

کلامِ خدا بھی ہے شاہد اسی کا رضائے خدا ہے رضائے محمدؐ

مقدر میں جن کے لکھی حق نے جنت بصد شوق ہیں وہ گدائے محمدؐ

نہیں سنتے ہم بات ہرگز کسی کی پڑی کان میں جب صدائے محمدؐ

زباں منہ میں جب تک رہے یاالٰہی کروں رات دن میں ثنائے محمدؐ

بھلا کیوں نہ ساحر کرے جان قرباں
خدا ہی ہوا جب فدائے محمدؐ

[۱۱؍مارچ ۱۹۳۲ء]
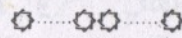
نعت شریف

محمد عبدالرحمٰن وفاؔ ڈمرانوی

دیکھ کر بے مثل اس شمع جہاں افروز کو مثلِ پروانہ فدا روح الامینؑ ہوتا رہا

کیا کریں گے تیرے ذکرِ خیر کو اہلِ زمیں تذکرہ تیرا سرِ عرشِ بریں ہوتا رہا

اے شہِ بطحا ازل سے رات دن تیرے لیے آسماں پھرتا رہا دورِ زمیں ہوتا رہا

کیا ضیا بخشی خدا نے روئے تاباں میں ترے بدرِ کامل تیرے آگے شرمگیں ہوتا رہا

سارے عالم کی بھلائی جب تجھے منظور تھی اس لیے تو رحمۃ للعالمیں ہوتا رہا

کیا حلاوت ہے کہ چمٹے لب سے لب باہم وفاؔ
واہ کیا نامِ محمدؐ انگبیں ہوتا رہا

[۲۸؍مارچ ۱۹۴۷ء]

محمدؐ رسولِ خدا ہو کے آیا

ابوالاخلاق محمد اسحاق ظامی

وہی سرورِ انبیا ہو کے آیا — وہی احمدِ مجتبیٰ ہو کے آیا

ہوا نور ہی نور ظلمت کدوں میں — وہ دنیا میں شمس الضیا ہو کے آیا

بھلایا خلائق نے جب اپنا خالق — محمدؐ رسولِ خدا ہو کے آیا

اُسی نے بتایا رہِ حق بشر کو — خلائق کا وہ رہنما ہو کے آیا

غریبوں کا ماویٰ، یتیموں کا ملجا — وہ خیر البشر مصطفےٰ ہو کے آیا

وہ شافعِ محشر وہ غم خوارِ اُمت — جب آیا تو نور الہدیٰ ہو کے آیا

خزاں رفت و آمد بہارِ گل افشاں — چناں شد آں سرِّ حقیقت نمایاں

محمدؐ رسولِ خدا ہو کے آیا

[۱۶؍دسمبر ۱۹۳۸ء]
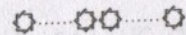
ترانۂ نعت

مولوی محمد یعقوب برق بیاپوری عظیم آبادی

احمد مرسل شافعِ محشر صلی اللہ علیہ وسلم
خلق میں برتر خلق سے بڑھ کر صلی اللہ علیہ وسلم

اسم محمدؐ اسم ہے برتر صلی اللہ علیہ وسلم
خلق ثنا گو ان کی برابر صلی اللہ علیہ وسلم

کون کہاں احمدؐ سا پیمبر صلی اللہ علیہ وسلم
ان کا ثنا گو خالق اکبر صلی اللہ علیہ وسلم

زینتِ مسجد رونقِ منبر صلی اللہ علیہ وسلم
مالکِ جنت مالکِ کوثر صلی اللہ علیہ وسلم

صدر نشینِ محفلِ محشر صلی اللہ علیہ وسلم
شافعِ محشر ساقیِ کوثر صلی اللہ علیہ وسلم

باغِ نعتِ محمدؐ میں جب ہوتا ہے کچھ ذکرِ محمدؐ
کہتی ہیں کلیاں کھل کھل کر صلی اللہ علیہ وسلم

اس کو سوچو اس کو سمجھو اس سے فضیلت ظاہر ہوگی
بعد ان کے ہے کون پیمبر صلی اللہ علیہ وسلم

حکم خدا پہنچانے والے رازِ خدا سمجھانے والے
اعلیٰ افضل بہتر خوش تر صلی اللہ علیہ وسلم

غوث وقطب ابدال وولی پر طاعت ان کی واجب ٹھہری
حق نے بخشا رُتبہ برتر صلی اللہ علیہ وسلم

کون یہاں سے اُٹھ کر جائے سب کی حسرت پوری ہوگی
خوب ہے یہ در سب سے بڑھ کر صلی اللہ علیہ وسلم

موت جب آئے دم جب اُکھڑے ساتھ عزیزوں کا جب چھوٹے
برقّ رواں ہو میرے لب پر ''صلی اللہ علیہ وسلم''

[۲۱ رستمبر ۱۹۳۴ء]

نعت

حکیم غلام نبی | امرتسر |

خدا ہی کو زیبا ہے حمد وعبادت — حکومت قدامت علوت جلالت
محمدؐ کو دی اُس نے دنیا سے بڑھ کر — ملاحت لطافت صباحت کرامت
نبی جی نے آ کر جہاں سے مٹائی — شرارت بطالت ضلالت جہالت
محمدؐ کا مذہب سراسر یہی ہے — شرافت صداقت ہدایت سعادت
صحابہ سی ہم نے جہاں میں نہ دیکھی — رفاقت شجاعت سخاوت ولایت
بجز آل حضرت ملی کس کو ایسی — نجابت شرافت شہامت شہادت
خدا ہر غلامِ نبی پر ہے کرتا — لطافت محبت مودت عنایت

[۱۲ رجون ۱۹۳۱ء]
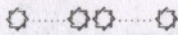
بشارتِ عیسیٰ علیہ السلام

غلام رسول ہوشیار پوری

یہ گایا کیے ابن مریمؑ ترانہ — مرے بعد احمدؐ نبی کو ہے آنا

وہ روحِ مقدس جب آئے گی حق سے — تو بھر دے گی نیکی سے سارا زمانہ

نہیں میری باتیں تمھیں اب گوارا — مجھے ہو کے رخصت جہاں سے ہے جانا

نہیں حق کو سننے کی اب تاب تم میں — نہ مجھ کو تمھیں اب ہے باتیں بنانا

مرے بعد آئے گی وہ روحِ کاملؐ — جو لائے گی پیغامِ ربِ زمانہ

عدالت سے بھر دے گا دنیا وہ ساری — وہ ہوگا یقیناً رسولِ یگانہ

مرا جانشیں ہوگا مجھ سے گرامی — رہے گا اَبد تک اُسی کا فسانہ

وہؐ لائے گا حق سے مکمل شریعت — جو کر دے گی پہلی کتب کو پُرانا

تر و خشک پر اس کا سکّہ چلے گا — تمھیں بھی ہے لازم سروں کو جھکانا

یہود اور نصاریٰ کو ہے پند میری
کہ احمدؐ کے در پر وہ ڈھونڈیں ٹھکانا

[۲۰/اکتوبر ۱۹۳۹ء]

سلام بدرگاہ رسول انامؐ

محمد داود راز

سلام اس پر ہو جو نورِ ہدایت بن کے آیا تھا
سلام اس پر ہو جو مرد صداقت بن کے آیا تھا

سلام اس پر کہ جو اللہ کی باتیں سناتا تھا
سلام اس پر غلاموں کو جو آقا سے ملاتا تھا

سلام اس ذات پر جس نے مٹایا امرِ باطل کو
سلام اس پر معافی جس نے دی حمزہؓ کے قاتل کو

سلام اس پر یتیموں کے لیے جو ابرِ رحمت تھا
سلام اس پر جو مسکینوں کے حق میں گنجِ شفقت تھا

سلام اس پر کہ جس کے نام میں اِک کیف ولذت ہے
سلام اس پر کہ جس کی یاد روحانی مسرت ہے

سلام اس پر جو سوکھی روٹیاں کھانے پہ شاکر تھا
سلام اس پر جو ہر دُکھ درد میں اِک مردِ صابر تھا

سلام اس پر جہاں میں پرچم حق جس نے لہرایا
سلام اس پر پیام حق کو جس نے آ کے دہرایا

سلام اس پر کہ جس کی کوششوں سے انقلاب آیا
سلام اس پر کہ جس سے عالم حق میں شباب آیا

سلام اس پر کہ جس نے قصرِ استبداد کو ڈھایا
سلام اس پر کہ جس کے عدل نے عالم کو مہکایا

سلام اس پر کہ جس نے نوع انساں کو جگایا ہے
سلام اس پر کہ جس نے دونوں عالم کو بسایا ہے

سلام اس پر کہ جس کی بادشاہوں نے غلامی کی
سلام اس پر کہ اک شہرت ہے جس کی نیک نامی کی

| یکم شعبان ۱۳۶۴ھ |
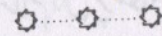
سلام

ابن ندیم وفا

سلام اُس پر ہو جس کی ہر اَدا رہبر ہماری ہے
نہایت سادگی سے زندگی جس نے گزاری ہے

سلام اُس پر ہو ، دنیا میں اُجالا کر دیا جس نے
خدا کے دینِ حق کا بول بالا کر دیا جس نے

سلام اُس پر ہو جس کے دل میں دردِ نوعِ انساں تھا
سلام اُس پر ہو جس کا ہر عمل، ہر قول یکساں تھا

وہ آئینِ جہاں بانی سکھائے جس نے انساں کو
کہ روشن کردیا جس کی ضیا نے بزمِ امکاں کو

گھٹائیں چھائی تھیں ظلمت کی جب دنیائے ہستی پر
حکومت ہر طرف باطل کی تھی انساں کی بستی پر

زمیں کا چپہ چپہ نور سے معمور کر ڈالا
لگا کر نشترِ توحید پھوڑا کفر کا چھالا

مٹا ڈالا غرور و خود نمائی، خود پرستی کو
نہ چھوڑا بت پرستی، مے پرستی، ذوقِ مستی کو

جہاں میں عام کر ڈالا نوامیسِ الٰہی کو
خدا کے دینِ فطرت کے اوامر کو نواہی کو

وہ ہستی محفلِ امکاں میں دنیا سے نرالی تھی
جو خیر الناس ہو کر بھی فقط اِک کملی والی تھی

[۱۶/ اگست ۱۹۴۰ء]
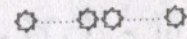
نعت

منشی عبدالرشید انجم [اعظم گڑھ]

بتاؤں کیا تمھیں آوازۂ احمد کہاں تک ہے
زمیں سے آسماں تک اور وہاں سے لامکاں تک ہے

شب معراج میں جبریل بھی جب رہ گئے پیچھے
بتائے کیا کوئی راہِ حبیب اللہ کہاں تک ہے

تخاطب کے لیے یہ فصل تھا مخلوق و خالق میں
وہ دوری تھی کہ جو بس دو کماں یا اِک کماں تک ہے

یہ سچ ہے صدر دیواں حشر میں جب آپ ہی ہوں گے
تو کوثر کیا ہمارے ہاتھ میں باغِ جناں تک ہے

نبی کیا، اُمتی کیا اور یہ جن و ملائک کیا
مدیح سرورِ عالم مکینِ لامکاں تک ہے

رہوں قربان میں دینِ محمدؐ پر بس اے انجم
کہ اُلفت آپ کی پہنچی مری رگ ہائے جاں تک ہے

[۱۵/ جنوری ۱۹۳۲ء]

نعتیہ نظم پنجابی

محمد حسین خوشنود امرتسری

[مدیر اہلِ حدیث نے اس نظم کے ساتھ یہ نوٹ لکھا: ''آنحضرت ﷺ چونکہ کل بنی نوع انسان کے لیے رسول ہیں، اس لیے حضور ﷺ سے اظہارِ عقیدت کرنے کا ہر ملک کے باشندوں کو حق ہے۔ پنجاب تو ہندوستان کے لیے اسلامی ڈیوڑھی ہے، اس لیے پنجابی نعتیہ نظم کو بھی جگہ ملنے چاہیے تھی، جو درج ذیل ہے:'']

...ند ہے اِکلا اوہدا ہور کوئی شریک نہ
اللہ بناں غیر تائیں پوجنا ہے ٹھیک نہ
...ں کولوں فیض والی رکھنی اُڈیک نہ
کفر تے شرک دے جانا نزدیک نہ
مومناں دا جگ اُتے ایہو وَرتارا ئے
نبی جی اَساڈا اللہ پاک دا پیارا ئے

...دؐ رسول اللہ جگ تے جاں آیا سی
رب دی توحید پاک سینے وِچ لیایا سی
...دوں اللہ پاک نے ایہہ معجزہ دِکھایا سی
موہنڈرے منہ ڈِگے بت اَگ نوں بجھایا سی
کفر اسلام والا ہو گیا نتارا ئے
نبیؐ جی اَساڈا اللہ پاک دا پیارا ئے

دینِ اسلام ساڈا نبی جی ودھا گیا
راہوں کھنجے ہویاں تائیں سدھی راہے پا گیا
مٹھی وِچ کنکراں نوں کلمہ پڑھا گیا
پنجے ویلے رب سچے تائیں وڈیا گیا
چوہیں کھوٹیں وجیا توحید دا نگارا ئے
نبی جی اَساڈا اللہ پاک دا پیارا ئے

کہی سوہنی مومنو! معراج والی رات سی
اللہ نال نبی جی دی ہوئی ملاقات سی
مسجدِ اقصیٰ دی سیر وڈی بات سی
پل چھل وِچ ہوئی ساری واردات سی
عرش معلیٰ والا ویکھیا نظارا ئے
نبی جی اَساڈا اللہ پاک دا پیارا ئے

مومنو جہان اُتے نیکیاں کماونا
کفر اتے شرک دے نیڑے ناہیں جاونا
پنجے ویلے رب اگے سیس نوں جھکاونا
پڑھ کے درود نبی پاک نوں پوچاونا
ہور خوشنود سارا کوڑائی پسارا ئے
نبیؐ جی اساڈا اللہ پاک دا پیارا ئے

[۲۵ر رجب ۱۳۴۸ھ]

نعت کے موضوع پر دُنیا میں سب سے زیادہ کام کرنے والے

(شاعرِ نعت) راجا رشید محمود کے
۴۹ مطبوعہ مجموعہ ھائے نعت (اُردو)

ورفعنا لک ذکرک	حدیثِ شوق	منشورِ نعت
سیرتِ منظوم	۹۲	شہرِ کرم
مدیحِ سرکار ﷺ	قطعاتِ نعت	حی علی الصلوٰۃ
مخمساتِ نعت	تضامینِ نعت	فردیاتِ نعت
کتابِ نعت	حرفِ نعت	نعت
سلامِ ارادت	اشعارِ نعت	اوراقِ نعت
مدحتِ سرور ﷺ	عرفانِ نعت (صوبائی نعت ایوارڈ)	دیارِ نعت
تسبیحِ نعت	صباحِ نعت	احرامِ نعت
شعاعِ نعت	دیوانِ نعت	منتشراتِ نعت
منظومات	تجلیاتِ نعت	وارداتِ نعت
بیانِ نعت	مینائے نعت	حمد میں نعت
التفاتِ نعت	عنایتِ نعت	مرقعِ نعت
نیازِ نعت	بستانِ نعت	سرودِ نعت
تابشِ نعت	صدائے نعت	منہاجِ نعت
متاعِ نعت	قندیلِ نعت	ذوقِ مدحت
فانوسِ نعت	مشعلِ نعت	کہکشانِ نعت
	اہتزازِ نعت	

............ان مجموعہ ہائے نعت میں موجود کاوشیں............

حمدیں= ۶ حمد و نعت= ۲ قطعات= ۵۸۹
غزل کی ہیئت میں نعتیں= ۲۴۸۱ ان میں موجود اشعار= ۲۶۴۴۵
فردیات= ۲۴۳۳ مخمسات= ۲۶ تضمینیں= ۵۳
نظمیں= ۱۳ مثلث= ۳ (۲۷ بند) مسدس= ۵ (۱۸ بند)
مربع= ۱ (۷ بند)

............ان ۴۹ مجموعہ ہائے نعت کے صفحات= ۵۴۰۰............

شاعر نعت کے مطبوعہ مجموعہ ہائے نعت (پنجابی)

نعتاں دی اٹی (صدارتی ایوارڈ) | حق دی تائید | ساڈے آقا سائیں ﷺ

صفحات = ۲۴۸

مطبوعہ مجموعہ ہائے حمد

سجودِ تحیت | خدائے شہِ زمن

صفحات = ۲۴۸

تحقیقِ نعت (مطبوعات)

پاکستان میں نعت | خواتین کی نعت گوئی

غیر مسلموں کی نعت گوئی | نعت کیا ہے؟

اقبالؒ و احمد رضاؒ: مدحت گرانِ پیغمبرؐ | انتخابِ نعت

مولانا خیر الدین خیوریؒ اور ان کی نعت گوئی | مقدمہ "نعت کائنات"

اُردو نعتیہ شاعری کا انسائیکلو پیڈیا۔ جلد اول، جلد دوم | مدحت سرایانِ حضور ﷺ

شاعرانِ نعت | نعت میں ذکرِ میلادِ سرکار ﷺ

صفحات = ۲۷۰۴

۱۹۹۷ میں نعت کے موضوع پر گرانقدر تحقیق کرنے پر صدارتی ایوارڈ ملا۔ موضوع کا واحد ایوارڈ

تخلیقِ مناقب

مناقبِ صحابہؓ

(عنوانات: حمدِ باری تعالیٰ۔ نعتِ حبیبِ کبریا ﷺ۔ آباءِ سرکارؐ۔ مومنِ اول۔ اُمہاتِ المومنینؓ۔ پنجتن پاک۔ بنات النبی۔ اصحابِ رسولؐ۔ خلفاء راشدین۔ حضرات شیخینؓ۔ عشرۂ مبشرہؓ۔ دامادانِ پیغمبرؐ۔ حضراتِ حسنینؓ۔ صحابۂ کرامؓ۔ انصارِ مدینہ۔ غلامانِ سرکار ﷺ۔ شاعرانِ دربارِ رسول ﷺ۔ اصحابِ صُفہ۔ صحابہ واہلِ بیت۔ صحابیات)

منظومات: ۱۳۵ | صفحات = ۲۴۲

دیگر موضوعات

سیرت رسول خیر ﷺ

نزولِ وحی | شعب ابی طالب | حضور ﷺ کی عاداتِ کریمہ

تسخیرِ عالمین اور رحمت للعالمین ﷺ | حضور ﷺ اور بچے | میرے سرکار ﷺ

درود و سلام | میلاد النبی ﷺ | میلادِ مصطفیٰ ﷺ

مدینۃ النبی ﷺ | عظمتِ تاجدارِ ختمِ نبوت ﷺ

جہاتِ سیرت حضور ﷺ | =۱۹۸۸ صفحات

اسلامیات

احادیث اور معاشرہ | ماں باپ کے حقوق | حمد و نعت

قادیانی: ایک تعارف | قرطاسِ محبت

نظامِ مصطفیٰ ﷺ کے چند پہلو | ختمِ نبوت اور سارقِ ختمِ نبوت | =۷۳۶ صفحات

تراجم (انگریزی اور عربی سے)

الخصائص الکبریٰ از امام سیوطیؒ | فتوح الغیب از غوث اعظمؒ | تعبیر الرؤیا منسوب بہ امام سیرینؒ

نظریۂ پاکستان اور نصابی کتب | =۱۹۶۴ صفحات

نصابیات

نصابی کتب: تدوین سے طباعت تک | نصابی کتب: آرا و افکار =۱۷۶ صفحات

۱۹۸۷ء "درسی کتاب" برائے جماعت اول کے مصنفِ اول | ۱۹۸۸ء درسی کتاب برائے جماعت دوم کے مصنفِ اول

موجودہ "میری کتاب" برائے جماعت دوم کے مصنفِ اول | موجودہ "اُردو کی ساتویں کتاب" کے ایڈیٹر

۱۹۶۸ سے ۱۹۹۵ تک اُردو کی نصابی کتب کے ایڈیٹر

بچوں کے لیے نظمیں

راج دُلارے =۹۶ صفحات

تاریخ / پاکستانیات

تحریک ہجرت ۱۹۲۰ | اقبال، قائداعظم اور پاکستان | قائدِ اعظم: افکار و کردار

=۸۴ صفحات

سفر نامے

سفرِ سعادت، منزلِ محبت | دیارِ نور | سرزمین محبت

نعت کے سائے میں =۵۶۰ صفحات

۱۹۹۹ کا صوبائی سیرت ایوارڈ

تمام تصانیف و تالیفات کے مجموعی صفحات = ۲۶،۸۰۳

ماہنامہ "نعت" لاہور

۲۲ سال، دو ماہ کی باقاعدہ اشاعت کا ہر شمارہ کسی ایک موضوع پر خاص نمبر

چند موضوعات:

حمدِ باری تعالیٰ۔ نعت کیا ہے (۴ شمارے)۔ مدینۃ الرسولؐ (۳ شمارے)۔ اُردو کے صاحبِ کتاب نعت گو (چار شمارے)۔ غیر مسلموں کی نعت (۴ شمارے)۔ رسولؐ نمبروں کا تعارف (۴ شمارے)۔ میلاد النبیؐ (۴ شمارے)۔ لاکھوں سلام (دو شمارے)۔ معراج النبیؐ (۳ شمارے)۔ کلامِ ضیاءؔ القادری (دو شمارے)۔ درودو سلام (آٹھ شمارے)۔ آزادؔ بیکانیری کی نعت (دو شمارے)۔ شہیدانِ ناموسِ رسالت (پانچ شمارے)۔ پیر کے دن کی اہمیت (تین شمارے)۔ سراپائے سرکارؐ (دو شمارے)۔ نعت ہی نعت (۱۶ شمارے)۔ سلامِ ضیاؔ (دو شمارے)۔ طرحی نعتیں (۲۱ شمارے)۔ ردائفِ نعت (دو شمارے)............ سفرِ سعادت، منزلِ محبت۔ تسخیرِ عالمین اور رحمۃ للعالمینؐ۔ خواتین کی نعت گوئی۔ غیر مسلموں کی نعت گوئی۔ اردو نعتیہ شاعری کا انسائیکلوپیڈیا (حصہ اول و دوم)۔ ماہنامہ "نعت" کے دس سال۔ تحفظ ناموسِ رسالت۔ شعب ابی طالب۔ تحقیق / سرقہ۔ عرفانِ نعت۔ حمدِ خالق۔ تسبیحِ نعت۔ غازی عبدالرحمٰن عامر چیمہ شہیدؒ۔ فدا حسین فداؔ کی نعتیہ شاعری۔ خدائے شہِ زمن۔ نعت میں ذکرِ میلادِ سرکارؐ کے عنوانات سے ضخیم خصوصی اشاعتیں۔ نعتِ قدسیؔ۔ حسنؔ رضا بریلوی کی نعت۔ وارثیوں کی نعت۔ غریبؔ سہارنپوری کی نعت۔ نعتیہ مسدس۔ فیضانِ رضاؔ۔ عربی ادب میں ذکرِ میلاد۔ اقبالؔ کی نعت۔ حضورؐ کا بچپن۔ نعتیہ رباعیات۔ نعت کے سائے میں۔ آزاد نعتیہ نظم۔ سیرتِ منظوم۔ عربی نعت اور علامہ نبہانیؒ۔ ستارؔ وارثی کی نعت گوئی۔ حضورؐ اور بچے۔ حضورؐ کے سیاہ فام رفقا۔ زائرِ مدینہ بہزادؔ لکھنوی کی نعت۔ یارسولَ اللہ۔ استغاثے۔ حضورؐ کی عاداتِ کریمہ۔ کافیؔ کی نعت۔ انتخابِ نعت۔ لطفؔ بریلوی کی نعت۔ ہجرتِ مصطفیٰ ﷺ۔ حضورؐ کے لیے لفظ "آپ" کا استعمال۔ ظہورِ قدسی۔ ضلع اٹک کے نعت گو۔ نزولِ وحی۔ ضلع گجرات کے اردو نعت گو شعرا۔ ہجرتِ حبشہ۔ عبدالقدیر حسرتؔ کی حمد و نعت۔ ماہنامہ نعت کے اداریے۔ نعت اور ضلع سرگودھا کے شعرا۔ جوہرؔ میرٹھی کی نعت۔ احمد رضاؔ بریلوی کی نعت۔ گجرات کے پنجابی نعت گو۔ تہنیت النسا تہنیتؔ کی نعت۔ اردو نعت اور عساکرِ پاکستان۔ ڈاکٹر فقیرؔ کی نعتیہ شاعری۔ کراچی کے شعراءِ نعت۔ حقیرؔ فاروقی کی نعت۔ نعتیہ تبرکات۔ حمیدؔ صدیقی کی نعت۔ امیرؔ مینائی کی نعت۔ عابدؔ بریلوی کی نعت۔ موجِ نور۔ سندھ کے نعت گو۔ مفتی غلام سرورؔ لاہوری کی نعت۔ ظفرؔ علی خاں کی نعت۔ راولپنڈی شہر کے نعت گو۔ عربی نعت۔ اسلام آباد کے نعت گو۔ مولانا خیر الدین خیوریؔ اور ان کی نعت گوئی۔ مسرورؔ کیفی کی نعت۔ حدیثِ حمد و نعت............ وغیرہ وغیرہ

Monthly **"NAAT"** Lahore
CPL No: 214